MAT TITAl.jpg

وھابی
دیوبندی میٹرکس

مع رضاخانی میٹرکس کا جواب

www.islamimehfil.com

براھین قاطعه

سوانح قاسمی

ارواح ثلاثه

اشرف السونح

تقویة الایمان

المھند

تزکرة الرشید

Presented by Mughal

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناظرین ہم اپنے اس مضمون میں وہابی دیوبندیوں کے اعتراضات کے جوابات تو دیں گے ہی مگر ساتھ میں ان کے عقائد کا خلاصہ بھی کرنے کی کوشش کریں گے اور ہم کوشش کریں گے آپ کو ان وہابی دیوبندی کا اصل چہرہ دِکھاسکیں اور ان کے مذہب کی اندر کی بات آپ کو بتائیں۔ ہماری یہ کاوش ان لوگوں کے لیے بہت مفید ہے جو ان وہابی دیوبندیوں کے متعلق اتنا زیادہ علم نہیں رکھتے ہیں۔ اس مضمون میں ہم مختصر طور پر ان کے عقائد کا پردہ چاک کریں اور اپنے آئندہ مضامین بھی کوشش کریں گے کہ ان کے گندے عقائد کے جال سے آپ کو خبردار کرتے رہیں۔

وہابی دیوبندی دیو میٹر کس ہے کیا؟

یہ اصل میں ایک جال ہے جو اسماعیل دہلوی اور کچھ دیوبندی مولویوں نے مل کر بنایا، اور یہ جال تیار کرنے والے شکاری خود اسی جال میں پھنس کر مر گئے۔

وہابی دیوبندی میٹر کس کا ثبوت:

"سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بہ قسم کہتا ہوں میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میرے اتباع پر" (تذکرۃ الرشید، ص 17، جلد 2)

آپ نے پڑھا حق تو وہی جو رشید گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے یعنی حق بھی حق ہونے کے لیے رشید گنگوہی کی زبان کا محتاج ہے "اس (تقویۃ الایمان) کا رکھنا اور پڑھنا اور عمل کرنا عین سلام ہے"۔ (فتاوی رشیدیہ، ص 221) یہ کتاب اس وہابی دیوبندی میٹرکس کی بنیاد اور اہم جزو ہے

وہابی دیوبندی میٹرکس ایک خطرناک چیز:

اسماعیل دہلوی نے اس بات کا خود اقرار کیا ہے وہ کہتے ہیں "میں جانتا ہوں کہ اس (کتاب تقویۃ الایمان) میں بعض جگہ ذرا تیز الفاظ بھی آ گئے ہیں اور بعض جگہ تشدد بھی ہو گیا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ اس کی اشاعت سے شورش ضرور ہو گی۔ مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہو جائیں گے"۔

(ارواح ثلاثہ، ص 84 از اشرفعلی تھانوی)

وہابی دیوبندی میٹرکس کے ایک حصہ کا مختصر جائزہ:

1۔ کہ جو بات میرے منہ سے نکلتی ہے وہ سب سن لیتا ہے اور جو خیال و وہم میرے دل میں گزرتا ہے وہ سب سے واقف ہے سو ان باتوں سے مشرک ہو جاتا ہے اور اس قسم کی باتیں سب شرک ہیں۔

(تقویۃ الایمان، مطبوعہ دہلی، ص ۱۰)

حضرت کے سامنے جاتے مجھے ڈر معلوم ہوتا ہے کیونکہ قلب کے وساوس اختیار میں نھیں ہے اور حضرت ان پر مطلع ہو جاتے ہیں (تذکرۃ الرشید ص 227 ج 2)

2۔ دور دراز کسی قبر کو زیارت کو آنا، اسکے آس پاس کے جنگل کا ادب کرنا شرک ہے۔

(تقویۃ الایمان، ص 120،119)

خانقاہ میں بول و براز نہ کرتا تھا کہ شیخ کی جگہ ہے بلکہ باہر جنگل جایا کرتا تھا حتی کے لیٹنے اور جوتے پہن کر چلنے پھرنے کی ہمت بھی نہ تھی (ارواح ثلاثہ ص 248)

3۔ اس طرح جو کچھ مادہ کے پیٹ میں ہے۔ اس کو بھی کوئی نہیں جان سکتا کہ ایک یا دو نر ہیں یا مادہ کامل ہے یا ناقص خوبصورت ہے یا بدصورت۔ (تقویۃ الایمان، ص 31)

ان کی حالت یہ تھی اگر کسی کے گھر میں حمل ہوتا اور وہ تعویز لینے آتا تو آپ فرما دیا کرتے تھے لڑکی ہوگا یا لڑکا۔ اور جو آپ بتلا دیتے وہی ہوتا تھا۔

(ارواح ثلاثہ، ص 175)

۴۔ کوئی کشف کا دعوی رکھتا ہے۔ کوئی استخارہ کا عمل سیکھا تا ہے۔۔۔ یہ سب جھوٹے دغا باز ان کے جال میں ہرگز نہ پھنسنا چاہیے۔

(تقویۃ الایمان، ص 31)

وہابی دیوبندی مولوی رشید گنگوہی کے ایک واقعہ کا دفاع کرتے وقت لکھتا ہے۔

دراصل حضرت گنگوہی کی قوت کشف کی بات ہے ممکن ہے حضرت کے سامنے کشفاً پانی کی

کرواہٹ کی وجہ یہی ظاہر ہوئی اور اس کے لیئے یہ تدبیر فرمائی۔ (انکشاف،ص 202)

۵۔رسول ﷺ کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔
(تقویۃ الایمان،مطبوعہ دہلی،ص 57)

سامان سب کچھ ہوئے مگر چاہا ہوا بڑے میاں ہی کا ہوا اللہ تعالی کا اُن کے ساتھ خاص معاملہ تھا وہ کہاں ٹل سکتا تھا۔
(اضافات الیومیہ،ج 6،ص 250)

۶۔یعنی جن کو لوگ پکارتے ہیں ان کو اللہ نے کچھ قدرت نہیں دی،شرک کرنے والے بڑے احمق ہیں کہ اللہ قادر علیم کو چھوڑ کر اوروں کو پکارتے ہیں۔ (تقویۃ الایمان،33,10)

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا نہیں ہے قاسم بیکس کا کوئی حامی کار
(قصائد قاسمی،مطبوعہ ملتان 8)

۷۔جس کا نام محمد یا علی وہ کسی چیز کا مختار نہیں (تقویۃ الایمان،ص 55)

مولوی عاشق میرٹھی "تذکرۃ الرشید" میں رشید احمد گنگوہی کے انگریز حکومت کے متعلق جذبات لکھتا ہے۔

جب میں حقیقت میں سرکار کا فرمابردار ہوں تو جھوٹے الزام سے میرا بال بیکا نہ ہوگا اور اگر مارا بھی گیا تو سرکار مالک ہے اسے اختیار ہے جو چاہے کرے۔ (تذکرۃ الرشید، جلد 1، ص 80)

۸۔ اور اس بات کی ان میں کچھ برائی نہیں کہ اللہ نے ان کو عالم میں تصرف کرنے کی کچھ قدرت دی ہو کہ جس کو چاہیں مار ڈالیں۔ (تقویۃ الایمان، ص 25)

اشرف علی تھانوی حافظ احمد حسین شاہجانپوری کے ایک مسئلہ (حافظ صاحب نے ایک شخص کو بد عا دی وہ فوراً مر گیا) کا جواب دیتے وقت لکھتا ہے:

اگر آپ میں قوت تصرف ہے اور بد عا کرنے کے وقت آپ نے اسی قوت سے کام لیا تھا یعنی یہ خیال قصداقوت کے ساتھ کیا تھا کہ یہ شخص مر جائے تب تو قتل کا گناہ ہوا اور چونکہ یہ قتل شبہ عمد اس لیے دیت اور کفارہ واجب ہوگا۔ (اشرف السوانح، جلد 1 ص 125)

۹۔ انسان آپس میں بھائی ہیں جو بڑا بزرگ ہو وہ بڑا بھائی ہے سو اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے۔۔ اولیاء انبیاء امام اور امام زادے پیر اور شہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور بندے عاجز اور ہمارے بھائی مگر اللہ نے ان کو بڑائی دی وہ بڑے بھائی۔۔
(تقویۃ الایمان ص 80)

کوئی ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر اتنی ہی فضلیت ہے جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے۔ تو اس کے متعلق ہمارہ

عقیدہ ہے کہ وہ دائرہ ایمان سے خارج ہے (المہند ص 28)

10۔ ہر کسی کو چاہئے کہ اپنی حاجت کی چیزیں اپنے رب سے مانگے یہاں تک کے لون بھی اسی سے مانگے اور جوتی کی تسمہ جب ٹوٹ جائے وہ بھی اسی سے مانگے۔ (تقویۃ الایمان، ص ۲۳)

مخلص الرحمن نامی گنگوہی کے مرید کا واقعہ، عاشق علی میرٹھی کی زبانی:

ایک روز خانقاہ میں لیٹے ہوئے اپنے شغل میں مشغول تھے کہ کچھ سکر پیدا ہوا اور حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کو دیکھا کہ سامنے سے تشریف لے جا رہے ہیں چلتے چلتے ان کو مخاطب بنا کر اس طرح امر فرمایا کہ دیکھو! جو چاہو حضرت مولانا رشید احمد صاحب سے چاہنا۔

(تذکرۃ الرشید، ج2، ص309)

ناظرین دیکھا آپ نے کس طرح میٹرکس کے جال میں دیوبندی مولوی پھنسے۔ یعنی وہ شکاری جو اس جال کی حفاظت پر معمور تھے خود کس طرح اسی جال میں پھنس کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ اس مختصر مضمون میں ہم نے اس جال کے صرف ایک حصہ پر ایک سرسری نظر ڈالی۔ باقی اگلے مضامین میں ہم اس خطرناک جال کے کچھ اور حصوں کا بھی جائزہ لیں گئیں، انشاءاللہ عزوجل

رضاخانی میٹرکس کا جواب

کچھ عرصہ پہلے کسی دیوبندی وہابی نے ایک مضمون سوشل نیٹ ورکس پر اور مختلف سائٹس پر پوسٹ کیا جس کا نام رضاخانی میٹرکس تھا۔ اس میں امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ اور اہلسنت و جماعت

پر اعتراضات کیے گئے تھے۔

سب سے پہلا اعتراض کیا گیا وہ "وصایا شریف" کی ایک عبارت پر تھا جس کا جواب کئی مرتبہ دیا جا چکا ہے مگر کیا کریں کچھ لوگ اپنی عادت سے مجبور ہوتے ہیں اس کے بعد اعلی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ فتاوی جات نقل کیے جن کو "قواعد وضوابط" کا نام دیا گیا اس پر ہم صرف ایک حوالہ پیش کریں گے۔

اگر خانصاحب کے نزدیک بعض علمائے دیوبند واقعی ہی ایسے تھے جیسا انھوں نے سمجھا۔تو خانصاحب پر ان علمائے دیوبند کی تکفیر فرض تھی اگر وہ ان کو کافر نہ کہتے تو خود کافر ہو جاتے۔

(مولوی مرتضی حسن چاندپوری: اشد العذاب، ص 13)

دیوبندی عالم کا یہ اعتراف اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کو اس الزام سے بری کرتا ہے کے آپ نے خوامخواہ دیوبندی علماء کی تکفیر کی۔اس اعتراف کے بعد دیوبندیوں نے یہ عبارت اپنی کتاب سے نکال دی ہے۔جو اس بات کا ثبوت ہے آپ اپنی جگہ بالکل ٹھیک تھے۔

اس کے بعد مختلف اعتراضات کیے جن کے جواب مندرجہ ذیل ہیں

پیر مہر علی شاہ: نے بشر کہنے ، نہ کہنے کے فرق پر فریقین کو اہل سنت کہا ہے تو ام المومنین صدیقہ اور امام بوصیری کے لحاظ سے اس فرق کو اہل سنت کے مابین دائر مانا ہے۔۔۔۔پھر اسی فتویٰ میں وہابیانہ طرز پر سرکار ﷺ کو بشر کہنے والوں کے خلاف یوں لکھا ہے کہ:

"اِن سے ہرگز ہرگز متصور نہیں کہ معاذ اللہ فرقہ ضالہ نجدیہ وہابیہ کی طرح صرف لفظ بشر کا اطلاق جائز کہیں" (مہر منیر: 454)

جس سے پتہ چلا کہ اس فتویٰ کے فریقین میں سے کوئی فریق بھی وہابی (دیوبندی) نہیں تھا۔ کیونکہ دیوبندی تو وہابی عقائد کو عمدہ عقائد مان کر وہابی ہی ہیں (فتاویٰ رشیدیہ) مگر پیر صاحب اُن کو فرقہ ضالہ مانتے ہیں، اور دیوبندی وہابی صرف لفظ بشر کا اطلاق، علی الاطلاق جائز کہتے ہیں، جب کہ اس فتویٰ میں ایسا اطلاق کرنے والوں کو وہابی اور گمراہ لکھا ہے۔

(فتویٰ کی وجہ ملتان میں خاصہ والے ایک پیر کا مولانا محمد یار فریدی سے اختلاف تھا)

.....پیر صاحب نے دیوبندیوں اور غیر مقلدوں کی مرکزی بنیادی کتاب تقویۃ الایمان کو دیکھا تو صاف صاف لکھا کہ:

"پس جو آیات اصنام کے حق میں وارد ہیں، اُن کو انبیاء اور اولیاء صلوت اللہ وسلامہ علیہم اجمعین پر حمل کرنا یہ قرآن مجید کی تحریف ہے جو قبیح تحریف ہے اور یہ دین کی بہت بڑی تخریب ہے جیسا کہ صاحب تقویۃ الایمان اس کا مرتکب ہوا ہے"۔(اعلاء کلمۃ اللہ:171)

یہ خوارج کا فعل ہے (بخاری شریف)۔پس قائلین تقویۃ الایمان کا خارج از اہل سنت (یعنی خارجی) ہونا اس فتوے سے ظاہر ہے۔بظاہر بے علمی والی آیات واحادیث پر ضد کرنے والے کو وہ ضال ومضل کہتے ہیں۔(اعلاء کلمۃ اللہ)۔اور یہ تقویۃ الایمان اور براہین قاطعہ ماننے والوں پر فتویٰ ہے۔

اور اگر آپ غلام خان اور سرفراز صفدر کے پیر حسین علی واں بَھچراں کا پیر مہر علی شاہ سے ہونے والے مناظرے کی روئیداد بھی دیکھ لیتے تو کیا خوب ہوتا کہ علم غیب، ندائے یارسول اللہ، یا شیخ عبدالقادر جیلانی، سماع موتی پر کیسے شروع اور کیسے ختم ہوا؟ (مہر منیر:437_440)

پیر کرم شاہ بھیروی نے فروعی مسائل پر تکفیر سے روکا ہے۔اور خود پیر کرم شاہ کی صراحت ہے کہ

مقدمہ ضیاء القرآن میں گستاخان رسول ﷺ یعنی گستاخانہ عبارات کے قائلین اِس عبارت میں مراد نہیں ہیں۔ بلکہ خود کو دیوبندی کہنے والے (یا دیوبند کے پڑھے ہوئے) وہ علماء مراد ہیں جو گستاخانہ عبارت سے بے خبر و غافل ہیں۔

مقدمہ ضیاء القرآن میں مذکور اہل سنت کے داخلی اختلاف میں وہ لوگ شامل نہیں جو کفر و ضلالت کا التزام کر چکے، ہاں محض لزوم کفر اور لزوم ضلالت والے خطا کار افراد، اسلام و سنیت سے خارج نہیں ہوتے۔ خود پیر صاحب سے یہی سوال پوچھا گیا تھا۔ ماہنامہ ضیائے حرم نومبر 2004ء ہی میں لکھا ہے:

آپ سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ:...."مقدمہ ضیاء القرآن میں اہل سنت والجماعت کے جن گروہوں کے باہمی اختلافات کا ذکر ہے، اُن سے مراد کون ہیں؟۔

آپ نے فرمایا:...."اُن سے مراد گستاخانِ رسول نہیں، جو رسول ﷺ کا گستاخ ہے، اُس کا شمار اہل سنت میں تو کجا، اہل اسلام میں ہی نہیں کیا جا سکتا"۔

(ماہنامہ ضیائے حرم نومبر 2004ء:ص:14، از حافظ احمد بخش مصنفِ "جمال کرم")

اور رسول اللہ ﷺ کے گستاخوں کی نشاندہی بھی پیر صاحب نے خود کر دی ہے۔ ملاحظہ ہو:

تحذیر الناس میری نظر میں: (ضیائے حرم، 1986 اکتوبر)

ص:28۔ بڑی ڈھٹائی سے دنیا کو بتایا جاتا کہ دین اسلام کا داعی (العیاذ باللہ) بے علم یا کم علم تھا۔

ص:29۔ کہتے کہ تم ہزاروں میل دور سے جنہیں یا رسول اللہ کہہ کر پکارتے ہو، انہیں تو دیوار کے پیچھے کا بھی علم نہ تھا۔

ص:56۔ حضور کو اپنے جیسا بشر یا زیادہ سے زیادہ بڑا بھائی کہنے کہلوانے پر اصرار کیا جاتا۔ اور یہ کہنے اور غرانے والے وہ لوگ تھے جو اپنے آپ کو دیوبندی کہتے۔

ص:56۔ تحذیر الناس میں متعدد ایسی عبارتیں ہیں جو عقیدہ ختم نبوت کے بارے میں اپنے قاری

کوتذبذب میں مبتلا کردیتی ہیں....لیکن....یہ کہنا درست نہیں سمجھتا کہ مولانا نانوتوی عقیدہ ختم نبوت کے منکر تھے۔(ہمارا موضوع عبارات نانوتوی ہیں، اُس کا عقیدہ نہیں)۔

تفسیر ج2 ص684 قرآن کریم کی ان آیات طیبات اوران احادیث صحیحہ کے بعد ہم کسی سے اپنے مومن ہونے کے لئے یہ ماننے یا زبان پر لانے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں کہ شیطان کا علم فخر عالم کے علم سے زیادہ یا ایسا علم تو گا وخر اور ہر سفیہ کو بھی حاصل ہے۔

پیرنصیرالدین گولڑوی:

تقویۃ الایمان 288.289.290 صراط مستقیم 284.285، بلغۃ الحیر ان 274.276، براہین قاطعہ 282، مرثیہ گنگوہی 299.300.302.304 کی گستاخیوں کوظاہر کر چکا۔(راہ ورسم منزل ہا: صفحات محولہ بالا)۔کافر نہ لکھا مگر گستاخ رسول لکھا۔یہ بھی کافر ہی لکھنا ہوا (ص 259)۔بس ایک لفظ ظاہر کر کے لکھنے کی بجائے اپنی مصلحت سے چھپا کر لکھ گئے۔

تبلیغی جماعت کے متعلق لکھا:"یہ جماعت بھی وہابی مسلک کا پرچار کرتی اور اسی کی نمائندہ وعلمبردار ہے"۔(321)۔

ہمیں اُن کے تفردات وتذبذبات سے اختلاف ہے اور اُن کا مطالعہ وسیع مان بھی لیں تو بھی اُس کے سطحی وسرسری ہونے کے ثبوت بھی ملتے ہیں۔

لطمۃ الغیب:286:"میں بریلوی نہیں ہوں"۔....ص:287:"میرے دوسرے استاد حضرت مولانا فیض احمد صاحب مدظلہ العالی مولانا مہر محمد اچھروی علیہ الرحمۃ کے شاگرد اور وہ براہ راست مولانا غلام محمد گھوٹوی کے شاگردوں میں سے تھے"۔(موخرالذکر دونوں حضرات پیر مہر علی شاہ کی وفات 1937ء کے بعد 1942ء میں بھی حیات النبی ﷺ کے منکر تھے اور مولانا محمد عمر اچھروی سے مناظرہ

کرتے تھے، روئداد کیلئے مقیاس الصلوٰۃ کا آخر ملاحظہ ہو، پس وہ بظاہر سنی اور بباطن وہابی تھے، اور اول الذکر نے پیر مہر علی شاہ کی کتاب سیف چشتیائی سے محمد بن عبد الوہاب کا ذکر خارج کر کے تحریف کر کے وہابیت نوازی کی اور پھر جب اس نے گولڑہ شریف کا مسلک بریلوی ماننے سے انکار کیا تو حضرت بابو جی نے دھڑلے سے کہا کہ ہم ہیجڑے نہیں ہیں ، ہم بریلوی ہیں..... بہرحال غلام محمد گھوٹوی اور (مہر محمد اچھروی کے شاگرد) فیض احمد کسی کو تو غیر بریلوی بنانے میں کامیاب ہوئے۔ یہ آستانہ گولڑہ شریف کا المیہ ہے کہ ایسے مولوی وہاں اہمیت حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے اور کیا جو کیا۔ والی اللہ المشتکیٰ)۔

طاہر القادری: جمہور اہل سنت اُس کو گمراہ کہہ کر مسترد کر چکے ہیں۔

قائد اعظم کی نماز جنازہ پڑھانے سے پہلے شبیر عثمانی امیر ملت پیر جماعت علی شاہ کے ہاتھ پر بظاہر توبہ کر چکا تھا.....

ایم کیو ایم کے عمر فاروق کی نماز جنازہ میں شامل ہونے والے بے خبری میں پھنس گئے کہ کوئی سنی عالم نماز پڑھائے گا پھر صف میں بطور مصلحت بظاہر کھڑے رہے ہوں گے مگر مولوی اسد تھانوی نے نماز جنازہ کے بعد دعا مانگ کر یہ نہیں بتایا کہ وہ دھوکہ سے سنی عالم بن کر نماز پڑھا گیا ہے۔

اس پوسٹ کو تیار کرنے میں سعیدی بھائی اور رانا بھائی کے تعاون کا بے حد مشکور ہوں

Part 2

وھابی

دیوبندی میٹرکس

دیوبندی اصل میں وھابی ھیں

scan Pages
Attached

Presented by Mughal

www.islamimehfil.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وہابی دیوبندی میٹرکس کے پہلا حصہ میں ہم نے دیوبندی میٹرکس کا مختصر جائزہ لیا تھا اس کے اس دوسرے حصہ میں ہم اپنے اس مضمون کو آگے بڑھائیں گئیں اور وہابی دیوبندی میٹرکس کا مزید کچھ جائزہ لیں گے۔ اور اس خطرناک جال کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے اور اس جال کی حفاظت کرنے والے شکاریوں کا اسی جال میں پھنسنے کا احوال بھی بیان کریں گے۔

وہابی دیوبندی میٹرکس کا اصول جو ہم نے اپنے پچھلے مضمون میں ثبوت کے طور پر پیش کیا تھا آپ حضرات کو بخوبی یاد ہوگا۔ وہابی دیوبندیوں حضرات کی بڑی تعداد اِسی اصول کی وجہ سے اس خطرناک جال کی شکار بنی۔

وھابی دیو بندی میٹرکس کا اصول

”سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بہ قسم کہتا ہوں میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت ونجات موقف ہے میرے اتباع پر“ (تذکرۃ الرشید، ص 17، جلد 2)

ناظرین وہابی دیوبندی میٹرکس ایک ایسا خطرناک جال ہے جس میں اس کے اصول تخلیق کرنے والے خود ہی ان اصولوں کا شکار ہوئے یعنی اپنے جال میں پھنس کر مر کے مٹی میں مل گئے۔ آپ پوچھیں گئیں وہ کس طرح تو ذرا اس میٹرکس کے اصول کو ذہن نشین رکھتے ہوئے وہابی دیوبندی میٹرکس کے ایک اور خالق

مولوی قاسم نانوتوی کا ذرا یہ بیان پڑھیں:

''کوئی شخص اس زمانہ میں رسول ﷺ کو چھوڑ کر اوروں کا اتباع کرے تو بیشک اس کا یہ اصرار اور یہ انکار ازقسم بغاوت خداوندی ہوگا جس کا حاصل کفر والحاد ہے'' (سوانح قاسمی ج 2 ص 437)

دیکھا آپ نے ناظرین وہابی دیوبندی میٹرکس کی حفاظت کرنے والے ایک وہابی دیوبندی نے دوسرے محافظ کو اسی جال میں دھکا دے دیا حالانکہ یہ دونوں شکاری خود یہ خطرناک جال بچھانے میں شامل ہیں وہابی دیوبندی میٹرکس اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔
اس قسم کے واقعات تو ہم آپ کو بتاتیں رہیں گئیں۔اس میٹرکس کا ایک اصول تو ہم نے آپ کو بتایا تو اسی کو مدنظر رکھتے ہوئے وہابی مولوی رشید گنگوہی کا ذرا یہ ارشاد پڑھیں۔۔۔

''محمد بن عبدالوہاب کو لوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا سنا ہے کہ مذہب حنبلی رکھتا تھا اور عامل بالحدیث تھا بدعت وشرک سے روکتا تھا۔مگر تشدید اس کے مزاج میں تھی۔واللہ تعالی اعلم۔''

''محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے اور ان کا مذہب حنبلی تھا۔البتہ ان کے مزاج میں شدت تھی مگر وہ اور ان کے مقتدی اچھے ہیں ۔مگر ہاں جو حد سے بڑھ گئے ان میں فساد آگیا اور عقائد سب کے متحد ہیں ۔اعمال میں فرق، حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی کا ہے۔''

(فتاوی رشیدیہ ص 296)

''اس وقت اور ان اطراف میں وہابی متبع سنت ہیں اور دیندار کو کہتے ہیں باقی بندہ آپ کو دعا گو ہے۔۔۔'' (فتاوی رشیدیہ ص 250)

کیوں کہ وہابی دیوبندی میٹرکس کا اصول ہے کہ رشید گنگوہی کی زبان سے حق ہی نکلتا ہے تو اس وہابی دیوبندی میٹرکس کے اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے مندرجہ ذیل چیزیں سامنے آتی ہیں ۔

ا۔وہابی متبع سنت اور دیندار کو کہتے ہیں

۲۔محمد بن عبدالوہاب کولوگ وہابی کہتے ہیں وہ اچھا آدمی تھا

۳۔محمد بن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں ان کے عقائد عمدہ تھے

ان چیزوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ہم آپ کو دکھاتے ہیں وہابی دیوبندی میٹرکس کے جال میں کون کون شکاری پھنسا اور کس نے کس کو دھکا دیا۔اور وہابی دیوبندیوں کا جَدِ امجد کون ہے

ان شکاریوں کا احوال جو اپنے ہی جال میں پھنسے

ا۔مولوی حسین احمد ٹانڈوی صدر مدرس دارلعلوم دیوبند اپنی کتاب الشہاب الثاقب میں لکھتا ہے۔

’’صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرھویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا۔اور چونکہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا،اس لئے اس نے اہلسنت والجماعت میں قتل وقتال کیا،ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہاان کے مال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا اُن کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں۔سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت ہی گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ ستعمال کیئے۔۔الحاصل وہ ایک ظالم وباغی وخونخوار فاسق شخص تھا‘‘

’’محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ یہ تھا کہ تمام جملہ اہل عالم وتمام مسلمانان دیار مشرک وکافر ہیں اور ان سے

قتل وقتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے''

''شان نبوت وحضرت رسالت صاحبہا الصلوۃ السلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال کرتے ہیں''

(الشہاب الثاقب ص 221،222،226)

ان باتوں سے مندرجہ ذیل باتیں سامنے آتی ہیں

۱۔عبدالوہاب نجدی ایک ظالم باغی، گستاخ وخونخوار اور فاسق شخص تھا
۲۔اس کا عقیدہ تھا تمام مسلمان مشرک ہیں کافر ہیں
۳۔وہابیہ نبی ﷺ کے گستاخ اور صحابہ اکرام کے گستاخ تھے

اوراب آپ ان باتوں کا وہابی دیوبندی میٹرکس کے اصول کے ساتھ موازنہ کریں ۔گنگوہی کہتا ہے کہ ان کے عقائد عمدہ تھے یعنی گستاخانہ عقائد رکھنا عمدہ عقیدہ ہے۔گنگوہی کہتا ہے وہ اچھا آدمی تھا یعنی گستاخ ہونا اور فاسق ہونا اور ظالم و باغی ہونا اچھے آدمی کی نشانی ہے اور یہ دیندار ہونے کی بھی نشانی ہے کیوں کے وہابی دیندار کو کہتے ہیں۔دیکھا آپ نے دیوبندی میٹرکس کے خطرناک جال کا کمال اسی جال کے خالق اور اس کی حفاظت کرنے والے شکاری اسی جال میں اپنوں کے ہاتھوں ہی پھنس گئے اور مر کے مٹی میں مل گئے۔

۲۔عبدالوہاب نجدی کے متعلق ایک سوال کے جواب میں وہابی مولوی خلیل احمد سہارنپوری اپنی کتاب المہند میں جواب لکھتا ہے (نوٹ اس کتاب پر وہابی دیوبندی جید علماء کی تصدیقات ہیں)

''ہمارے نزدیک ان کا وہی حکم ہے جو صاحبِ درمختار نے فرمایا ہے۔۔۔۔ان کا حکم باغیوں کا ہے اور

علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے (جیسا کے ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین سے سرزد ہوا۔۔۔۔ان کا عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اس بنا پر انہوں نے اہلسنت اور علمائے اہلسنت کا قتل مباح سمجھ رکھا تھا)۔۔۔۔باقی رہا سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع ہے"

(المہند ص46،47)

اس سے چند باتیں سامنے آتی ہیں

۱۔کہ وہابیہ کا فعل دین میں اختراع ہے

۲۔ان کا حکم باغیوں کا ہے

۳۔ان کا عقیدہ جو انہوں نے علامہ شامی رحمتہ اللہ علیہ کے حوالے سے نقل کیا کہ بس وہی مسلمان ہیں جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک اور علمائے اہلسنت کا قتل مباح ہے ان کے نزدیک۔

اب ان باتوں کو ذرا وہابی میٹرکس کے اصول کے ساتھ موازنہ کر کے چیک کریں کے کیا یہ پھر اپنے ہاتھوں ہی اسی جال کا شکار نہیں ہوئے؟

۳۔اشرف علی تھانوی کے اپنے تصدیق شدہ ملفوظات الافاضات الیومیہ میں لکھا ہے

"بدعتی کے معنی باادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں بے ادب باایمان مولانا بڑے ظریف تھے کیا لطف کی تفسیر کی"

(الافاضات الیومیہ ج4 ص33)

ناظرین دیکھا آپ نے وہابی بے ادب اور باایمان ہوتا ہے مولوی حسین احمد کہتا ہے وہابی نبی کے اور صحابہ کے گستاخ تھے تو اس کا مطلب ہوا جو نبی کا اور صحابہ کا گستاخ ہو وہ باایمان یعنی ایمان والا ہوتا ہے مگر ساتھ میں بے ادب بھی ہے دیکھا آپ نے یہ کیسا جال ہے۔رشید گنگوہی کہتا ہے وہابیوں کے عقائد عمدہ تھے یعنی جن کے عقائد عمدہ ہوں وہ بے ادب ہوتے ہیں مگر باایمان ہوتے ہیں۔

ناظرین یہ وہابی دیوبندی میٹرکس ایک خطرناک چیز ہے دیکھا آپ نے اس میں اسکے خالق کیسے پھنسے اور اشرف تھانوی کا شمار بھی اس جال کے بنانے والوں میں شمار ہوتا۔

۴۔اشرف علی تھانوی اپنے تصدیق شدہ ملفوظات الافاضات الیومیہ میں ایک اور جگہ لکھا ہے انہی نجدی وہابیوں کے متعلق

''نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں مگر عمل میں کچھ بودے معلوم ہوتے ہیں نرے نجدی ہیں اگر تھوڑے سے وجدی بھی ہوتے تو اچھا ہوتا'' (الافاضات الیومیہ ج4 ص14)

دیکھا آپ نے ناظرین ادھر کہا جارہا ہے نجدی عقائد کے معاملے اچھے تھے مگر دسری جگہ کہا جارہا ہے وہ بے ادب ہیں اور باایمان ہیں یعنی عمدہ عقائد بھی رکھتے ہوئے یہ بے ادب ہیں اور گستاخ ہوتے ہوئے بھی باایمان ہیں یہ ہے وہابی دیوبندی میٹرکس کا خطرناک جال۔

۵۔وہابی مولوی خلیل احمد سہارنپوری نے المہند میں لکھا۔

''اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں نہ تفسیر وفقہ نہ حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں'' (المہند ص46،47)

۶۔اور سوانح یوسف کاندھلوی میں لکھا ہے

''اور اگر ایسا نہ ہوا تو تھوڑے دنوں بعد سارہ مجمع منتشر ہو جائے گا اور ہم خود اپنا بارہ میں بھی صفائی سے عرضکر تے ہیں کہ ہم بڑے سخت وہابی ہیں''۔

''اور اگر دیکھوان میں سے کوئی بات نہیں ہوئی۔تو مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں''۔

(سوانح یوسف کاندھلوی ص191,192)

دیکھا آپ نے ناظرین ایک طرف وہابیوں کے عقائد عمدہ ہونے کی بات کی گئی اور ایک طرف ان کے باایمان ہونے کا دعوی بھی کیا گیا اور پھر ان کو گستاخ کہا گیا باغی کہا اور یہ بھی کہا گیا اس کا تابع کوئی بھی ہمارے کسی سلسلہ میں نہیں مگر جب اوپر والے حوالہ جات کو دیکھا جائے تو پتہ چلتا یہ اپنے آپ کو وہابی بھی کہلاتے ہیں یعنی پھر وہابی کہلانے والے مولوی ایک طرف عمدہ عقائد والے ہوئے تو دوسری طرف گستاخ باغی بھی ہوئے۔آپ خود اندازہ لگائیں دیوبندی مولوی کس طرح اپنے جال میں کس طرح پھنسے۔

۸۔'' جن دنوں اشرف علی تھانوی صاحب مدرسہ جامع العلوم کان پور میں مدرس تھے انہی دنوں کا واقعہ ہے کہ مدرسہ کے پڑوس کی کچھ خواتین شیرینی لائیں تا کہ کلام پاک پڑھ کر ایصال ثواب کر دیا جائے۔مدرسے کے طلباء نے ایصال ثواب نہ کیا اور مٹھائی ہڑپ کر گئے۔اس پر خوب ہنگامہ کھڑا ہو گیا۔تھانوی صاحب کو ہنگامے کی خبر ہوئی اور وہ آئے اور با آواز بلند کہا۔بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔یہاں فاتحہ نیاز کیلئے کچھ نہ لایا کرو۔''

(اشرف السوانح جلد1 ص45)

دیکھا آپ نے ناظرین اب تو برملا کہا جا رہا ہے بھائی یہاں وہابی رہتے ہیں۔یہ اشرف علی تھانوی وہ ہی ہے جو کہتا ہے وہابیوں کے عقائد اچھے ہیں اور ایمان والے ہیں مگر ہے بے ادب۔یہ ہے اصل میں وہابی

دیوبندی میٹرکس جس میں یہ مولوی اشرف تھانوی ایک طرف اپنے آپ کو وہابی کہہ کر عمدہ عقیدہ والا اور باایمان بناتو دوسری طرف یہ ہی بات کہہ کر گستاخ بے ادب باغی بنا دیا۔

ناظرین یہ اشرف علی تھانوی کوئی عام مولوی نہیں ہے یہ بھی وہابی دیوبندی میٹرکس کو تیار کرنے والوں میں شامل ہے وہابی دیوبندی میٹرکس کا ایک اصول اس کا بھی تیار کردہ ہے اب دیوبندی اس اصول پر کاربند ہیں یا نہیں تو یہ فیصلہ تو آپ کو کرنا ہے کیوں کہ اگر وہابی دیوبندی اس اصول کو اپنائیں گئیں تو مولوی حسین احمد ٹانڈوی اور خلیل سہارنپوری جھوٹے قرار پاتے ہیں اور اشرف علی تھانوی اور رشید گنگوہی سچے اگر نہ اپنائیں تو پھر اپنے جال میں خود ہی پھنسیں گئیں یعنی دونوں صورتوں میں مر کے مٹی میں ہی ملنا ہے۔ یہ جال ہے ہی ایسی خطرناک چیز۔

وہابی دیوبندی میٹرکس کا ایک اور اصول

''واللہ العظیم مولانا تھانوی کے پاوں دھو کر پینا نجاتِ اخروی کا سبب ہے''

(تذکرۃ الرشید ج1 ص113)

ناظرین یہ ہے اس وہابی دیوبندی میٹرکس کا دوسرا اصول اس کو اصول ہم نے نہیں بنایا بلکہ دیوبندیوں نے خود اسے اصول تسلیم کیا جب ہم نے اس عبارت پر ایک ویڈیو بنائی اور اعتراض کیا وہابی دیوبندی کے نزدیک تھانوی کے پاوں دھو کر پینا نجات اخروی کا سبب ہے تو دیوبندی نے اس کا جواب دیا اور اس میں نوراللغات اور فیروزاللغات سے اس کا مطلب نکال کر یہ نتیجہ نکالا

''حضرت تھانوی کو اگر ایک ولی اللہ کی نظر سے دیکھو تو ان کی اطاعت ان سے محبت نجات اخروی کا سبب

ہے“ (پاؤں دھوکر پینا۔اعتراض کا جواب)

تو اب اگر دیوبندی اشرف تھانوی کی اور گنگوہی کی اطاعت کر کے نجات اخروی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو وہابیوں کو باایمان بھی کہیں اچھا بھی کہیں اور عمدہ عقائد والا بھی کہیں ورنہ اسی جال میں پھنس کر خود بھی پھنسیں اور اپنے مولویوں کو بھی اپنے ہی مولویوں کے ہاتھوں اس جال میں پھنسا ہوا دیکھیں۔

انشاءاللہ عزوجل وہابی دیوبندی میٹرکس کے اگلے حصہ میں ہم مزید اس جال کی حقیقت آپ کو بتائیں گئیں

اس پوسٹ کو تیار کرنے میں رانا صاحب کے تعاون کا بے حد شکریہ

الشہاب الثاقب علی المسترق الکاذب

شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی

معہ

غایۃ المامول فی ترجمۃ منتہی الوصول فی تحقیق علم الرسول

رجوم حزب الشیطان بجواب حفظ الایمان

ترتیب و تقدیم

حضرت مولانا قاری عبدالرشید

سابق استاذ حدیث و تفسیر جامعہ مدنیہ لاہور

دار الکتاب

کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور 7235094

پنجم:- یہ کہ جب سفر مدینہ منورہ کا کرے تو مثل قول وہابیہ مسجد ہی کی نیت کرے کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ مدینہ طیبہ کو سفر کرنا جائز نہیں مگر بہ نیت مسجد شریف اور حضرت مولانا قدس اللہ سرہ العزیز صریح مخالف ہو کر فرماتے ہیں کہ فقط زیارت قبر مطہرہ کی نیت ہونی چاہئے اب دیکھئے دونوں مذہبوں میں کس قدر فرق ہو گیا۔

ششم:- یہ کہ شفاعت حضرت رسول مقبول علیہ السلام کی ثابت مانتے ہیں بخلاف وہابیہ کے کہ مسئلہ شفاعت میں ہزاروں تاویلیں اور گھڑنت کرتے ہیں اور قریب قریب انکار شفاعت کے بالکل پہنچ جاتے ہیں۔

(۴) شان نبوت و حضرت رسالت علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں وہابیہ نہایت گستاخی کے کلمات استعمال

کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مماثل ذات سرور کائنات خیال کرتے ہیں اور نہایت تھوڑی سی فضیلت زمانہ تبلیغ کی مانتے ہیں اور اپنی شقاوت قلبی وضعف اعتقادی کی وجہ سے جانتے ہیں کہ ہم عالم کو ہدایت کرکے راہ پر لارہے ہیں ان کا خیال ہے کہ رسول مقبول علیہ السلام کا کوئی حق اب ہم پر نہیں اور نہ کوئی احسان اور فائدہ ان کی ذات پاک سے بعد وفات ہے اور اسی وجہ سے توسل دعا میں آپ کی ذات پاک سے بعد وفات ناجائز کہتے ہیں۔ ان کے بڑوں کا مقولہ ہے، معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد۔ کہ ہمارے ہاتھ کی لاٹھی ذات سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہم کو زیادہ نفع دینے والی ہے ہم اس سے کتے کو بھی دفع کرسکتے ہیں۔ اور ذات فخر عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہ بھی نہیں کرسکتے۔ اب اس کے مقابلہ میں ان ہمارے حضرات اکابر کے اقوال عقائد کو ملاحظہ فرمائیے۔ یہ جملہ حضرات ذات حضور پر نور علیہ السلام کو ہمیشہ سے اور ہمیشہ تک واسطہ فیوضات الہیہ ومیزاب رحمت غیر متناہیہ اعتقاد کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ ازل سے ابتک جو جو رحمتیں عالم پر ہوئی ہیں اور ہوں گی عام ہے کہ وہ نعمت وجود کی ہو یا اور کسی قسم کی ان سب میں آپ کی ذات پاک ایسی طرح پر واقع ہوئی ہے کہ جیسے آفتاب سے نور چاند میں آیا ہو اور چاند سے نور ہزاروں آئینوں میں غرض کہ حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتحیۃ واسطہ جملہ کمالات عالم وعالمیاں ہیں یہی معنی لولاک لما خلقت الافلاک اور اول ما خلق اللہ نوری اور انا نبی الانبیاء وغیرہ کے ہیں اس احسان وانعام عام ہیں جملہ عالم شریک ہے علاوہ اس کے آپ کی ذات مقدس کو ارواح مؤمنین سے وہ خاص نسبت ہے کہ جس وجہ سے آپ باپ روحانی جملہ مؤمنین کے ہیں اور یہ احسان بھی ابتداء عالم سے آخر تک کے مؤمنین کو عام ہے علاوہ اس کے مؤمنین امت مرحومہ کے ساتھ ماسوا اس کے اور بھی خاص علاقہ ہے جو کہ اور امم کے مؤمنین کو نہیں، حضرت سرور کائنات علیہ السلام کے احسانات غیر متناہیہ کی تفصیل اگر معلوم کرنی منظور ہو تو رسالہ آبحیات حضرت مولانا نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا۔ ونیز رسالہ قبلہ نما۔ وجواب اربعین وتحذیر الناس وغیرہ دیکھئے پھر آپ کو معلوم ہوگا کہ کس قدر

اس نے اپنے استاد خاص ابلیس لعین سے سیکھا ہے۔

چھٹا بہتان اور مکر عظیم

یہ فریب اور مکر بہت ہی بڑا دجال المجدد دین اور اس کے اتباع کا ہے کہ جس کی وجہ سے اہل عرب میں خصوصاً اور اہل ہند میں عموماً اس طائفہ کی اشاعت ہوتی ہے اور اسی نام کی بدولت دنیا جہان سے دھوکہ دیکر روٹیاں ہاتھ آتی ہیں یہ جملہ مکاریوں کی اصل اور تمام دغابازیوں کی بنیاد ہے۔ صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء تیرہویں صدی میں نجد عرب سے ظاہر ہوا۔ اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اس نے اہل سنت والجماعت سے قتل و قتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا ان کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھا گیا ان کے قتل کرنے کو باعث ثواب و رحمت شمار کرتا رہا۔ اہل حرمین کو خصوصاً اور اہل حجاز کو عموماً اس نے تکالیف شاقہ پہنچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکالیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا۔ اور ہزاروں آدمی اس کے اور اسکی فوج کے ہاتھوں شہید ہو گئے۔ الحاصل وہ ایک ظالم و باغی خونخوار فاسق شخص تھا اسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس کے اور اس کے اتباع سے دلی بغض تھا اور ہے، اور اس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے غرضکہ وجوہات مذکورۃ الصدر کی وجہ سے ان کو اس کے طائفہ سے اعلیٰ درجہ کی عداوت ہے اور بیشک جب اس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں تو ضرور ہونا بھی چاہیئے۔ وہ لوگ یہود و نصاریٰ سے اسقدر رنج و عداوت نہیں رکھتے جتنی کہ وہابیہ سے رکھتے ہیں، چونکہ مجدد المضلین اور اس کے اتباع کو اہل عرب کی نظروں میں خصوصاً اور اہل ہند کی نگاہوں میں عموماً ان کے بہی خواہ اور دوسروں کو ان کا دشمن، دین کا مخالف ظاہر کرنا مقصود ہوتا ہے اس لئے اس لقب سے بڑھ کر انکو کوئی لقب اچھا معلوم نہیں ہوتا جہاں کسی کو متبع شریعت و تابع سنت پایا چٹ وہابی کہدیا تاکہ لوگ متنفر ہو جاویں اور ان لوگوں کے مصالح اور ترقیوں میں جو طرح طرح کی مکاریوں سے حاصل ہوتی ہیں فرق نہ پڑے، صاحبو! شراب پیو، ڈاڑھی منڈاؤ، گور پرستی کرو، نذر غیر اللہ مانو، زناکاری، اغلام بازی، ترک جماعت و صوم و صلوٰۃ جو کچھ کرو یہ سب علامات اہل سنت والجماعت ہونے کی ہو اور اتباع شریعت صورۃً و عملاً جس کو حاصل ہو وہ وہابی ہو جاوے گا مشہور ہے کہ کسی نواب صاحب نے کسی اپنے ہمنشین سے کہا کہ میں نے سنا ہے تم وہابی ہو، انھوں نے جواب دیا حضور میں تو ڈاڑھی منڈاتا ہوں میں کیسے وہابی ہو سکتا ہوں میں تو خالص سنی ہوں، دیکھئے علامت سنی ہونیکی ڈاڑھی منڈانا ہو گیا" دجال مجدد دین نے اس رسالہ میں اس غرض خاص سے ان اکابر کو وہابی کہا ہے تاکہ اہل عرب دیکھتے ہی غیظ و غضب میں آکر تلملا جاویں اور بلا

پوچھے گچھے بغیر تامل تکفیر کا فتوی دیدیویں اور پھر لفظ وہابیت کو متعدد جگہوں میں مختلف عنوانوں سے الفاظ خبیثہ سے یاد کیا ہے حالانکہ عقائد وہابیہ اور ان اکابر کے معتقدات واعمال میں زمین وآسمان بلکہ اس سے زائد کا فرق ہے، یہ حضرات بالکل سلف صالحین کے عقائد پر ہیں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ اور فقہائے حنفیہ کے طریق پر ہر طرح علماً وعملاً کاربند ہیں سرمو تفاوت کرنا نہیں چاہتے سلوک اکابر طرق اربعہ خصوصاً چشتیہ وصابریہ ان کا معمول بہا ہے۔

اب میں چند عقائد وہابیہ کے اور اس کے مقابل ان اکابر کے کلام مختصراً عرض کرتا ہوں کہ مشتے نمونہ ازخروارے آپ سبھوں پر واضح ہو جائے کہ کس درجہ کا افترا ان بزرگوں پر کیا جارہا ہے اور بریلوی دجال اور اس کے اتباع کس قدر اہل حق پر ظلم وبہتان بندی کررہا ہے، محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمانان دیار مشرک وکافر ہیں اور ان سے قتل وقتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے، چنانچہ نواب صدیق حسن خان نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے حضرت یہ دونوں بیشک نہایت عظیم الشان امر ہیں۔ اب دیکھئے ان اکابر میں اتباع اس امر کا ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو کون حقیقتاً متبع محمد بن عبدالوہاب کا ہے، اول امر کی تحقیق تو ابھی آئی جاتی ہے مگر امر ثانی کے بارہ میں آپ خود خیال فرمادیں کہ دجال المجددین نے جملہ اہل سنت کی تفسیق وتضلیل کی جس میں اس وقت سیکڑوں عالم شریک تھے، جملہ علماء دیوبند کی تضلیل وتکفیر وتفسیق کی حالانکہ ان حضرات کا مجمع روئے زمین پر پھیلا ہوا ہے عموماً دیار ہند یہ وافغانیہ وغیرہ علماء ومدرسین وفضلاء متدینین یہی لوگ اور ان کے تلامیذ ومتبعین ہیں ہزاروں بلکہ لاکھوں علماء ان میں سے ہیں اور ہورہے ہیں اور انشاء اللہ العزیز علی رغم المسود الی یوم القیام ہوا کریں گے یہ مردود بھی مثل اپنے شیخ نجدی کے ان جملہ اکابر سے مناکحت مجالست وغیرہ حرام جانتا ہے ان کو ایذا دینی اور عزت ہتک کرنی اور تکالیف نفسی اور مالی پہنچانی واجب کہتا ہے، چنانچہ اس کے رسالہ کی ابتداء وآخر سے بخوبی نمایاں ہے، پس درحقیقت یہ پورا پورا متبع اپنے شیخ نجدی کا ہوا اور خود وہ اور اس کے اتباع وہابی ہیں، اب ہم کچھ کلمات مختصراً اکابر دین کے دکھلاتے ہیں کہ مسئلہ تکفیر مسلمین وتفسیق مؤمنین میں کس قدر احتیاط کو کام میں لاتے ہیں۔

لطائف رشیدیہ صہ ۳۱ میں حضرت مولانا گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز شرح حدیث ((خوردخل ید خل الجنۃ)) میں فرماتے ہیں ((تیسرے یہ کہ حق تعالیٰ نے رفعت شان ایمان ومؤمنین کی اس تدریج سے ظاہر فرمایا ہے کیونکہ حدیث بخاری میں ہے کہ جب شفاعت سے وہ لوگ بھی نار سے نکالے گئے

ششم

قسط نمبر ۲۲

قال اللہ تعالیٰ قولوا للناس حُسنًا الآیۃ

چوں نص مزبور مخبر است از مطلوبیت کلمات حسنہ تکلماً

بالمطابقۃ واستماعاً واشاعۃ بالالتزام وکراسۂ

الافاضات الیومیۃ

من

الافادات القومیۃ

حصہ ششم کا جز دوم

کہ حصہ ایست از ملفوظات سراج الملۃ حکیم الامۃ مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب

قدس اللہ سرہ مصداقی بود از ہمچنیں کلمات حسنہ بنا برعلیہ

احقر ظہور الحسن ناظم مکتبہ تالیفات اشرفیہ تھانہ بھون

اشاعت کرد

ایک غیر مقلد مولوی صاحب نے دادا کی بیوی سے نکاح کو جائز لکھ دیا۔ خیر
اب تو رجوع کر لیا ہے۔ ان بزرگ پر خود غیر مقلدوں نے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔ یہ بھی
عجیب فرقہ ہے۔ ان میں اکثر بیباک گستاخ دلیر ہوتے ہیں۔ ذرا خوف آخرت نہیں
ہوتا۔ جو جی میں آتا ہے جس کو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں۔ شیعوں کی طرح ایسوں
کا بھی تبرائی مذہب ہے۔

ملفوظ ۴۸۴: ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ اگر مسلمانوں میں سے کوئی اس قسم کی
حرکت کرتا کہ لنگوٹی باندھ لیتا اور تیسرے درجہ میں سفر کرتا تو اسپر ونارت اور خست
کا الزام لگاتے۔ اب فلاں ہندو نے کیا تو وہ تواضع میں شمار کیا جاتا ہے۔ تواضع
کی بھی کیا درگت بنی ہے۔ جہالت کا بھی کوئی ٹھکانہ نہیں۔ عرف میں علم کا زمانہ ہے
حقیقت میں جہل کی کثرت ہے۔ ایسا علم بھی جہل ہی ہے جس سے انسان کو اپنے ۱۸۹
خالق اور مالک سے بُعد ہو جائے۔ تواضع کی کیسی پاکیزہ تعریف ہے۔

ملفوظ ۴۸۵: ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ آجکل بہت سے مسلمانوں کو توکل کا سبق
یاد ہے کہ ہو رہے گا جو کچھ ہونا ہو گا۔ تدبیر نہ کرنا۔ مرض کی دوا نہ کرنا ان کے نزدیک
توکل ہے۔ آدمی تدبیر کرے۔ دوا کرے اور پھر خدا پر بھروسہ رکھے۔ یہ ہے اصل
توکل۔ باقی یہ صورت مروجہ توکل کی سو یہ تو ایک درجہ کی گستاخی ہے کہ خدا تعالیٰ
کا امتحان لیتے ہیں کہ دیکھیں بلا اسباب بھی کچھ کریں گے یا نہیں۔ یہ توکل کہاں ہوا۔

ملفوظ ۴۸۶: ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ جب تک ہم کلمہ پڑھتے ہیں تمام
غیر مسلم ہمارے دشمن ہیں۔ اس میں کالے گوروں کی کچھ قید نہیں۔ مسلمانوں میں جو بڑے
بڑے خوشامدی ہیں وہ ان کو بھی اپنا دوست نہیں سمجھتے۔ سو بعض تحریکات سے ہمارا

حصہ چہارم

قال اللہ تعالیٰ وقولوا للناس حسنا الآیہ

چوں نص مزبور مخبر ست از مطلوبیت کلمات حسنہ تکلماً بالمطابقہ

واستماعاً واشاعۃً بالالتزام وکرائۂ

الافاضات الیومیہ

من

الافادات القومیہ

کہ حصہ ایست از ملفوظات حکیم الامۃ مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب قدس سرہ

مصداقے بود از ہمچنیں کلمات حسنہ بنا بر علیہ الحقر محمد شبیر علی تھانوی ناظم

ادارہ اشرفیہ پاکستان ٹمپل روڈ کراچی

اہتمام اشاعت غوج

انہیں اپنے بزرگوں کے متبع ہیں۔

۳ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ
مجلس بعد نماز ظہر یوم شنبہ

(ملفوظ ۲۹) ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضرت مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بھی انگریزی مدارس کھل گئے فرمایا کہ جہاں برہمن و میں متصاعی سنا کرتے تھے کہ چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔ وہی ہو گیا۔

(ملفوظ ۳۰) ایک صاحب کے سوال کے جواب میں فرمایا کہ نجدی عقائد کے معاملہ میں تو اچھے ہیں مگر عمل میں کچھ بودے معلوم ہوتے ہیں نرے نجدی ہیں اگر تھوڑے سے وجدی بھی ہوتے تو اچھا ہوتا ایک مولوی صاحب کہتے تھے کہ ابن سعود کے یہاں دعوت تھی دعوت میں کھانے پر تصویریں تھیں ان مولوی صاحب نے اپنے ایک شریک دعوت عالم سے پوچھا کہ یہ کیوں رہ گئیں تو ایک مہمل جواب دیا کہ ھذا الکسر انھوں نے کہا کہ کھانے سے پہلے کیوں نہیں توڑ دیا گیا جب لائے تھے تو دوکان ہی پر کیوں نہیں توڑ دیا گیا اس سے پہلے توڑنا جائز نہ تھا بعض بات ایسی ہوتی ہے کہ آدمی کو اپنی حماقت پر شرمندہ ہونا پڑتا ہے چنانچہ یہاں کے ایک قریب کے قصبہ کا ذکر ہے ایک شیعی رئیس اور ایک سنی میں گفتگو ہوئی جبہ والے جو یہاں پر آتے ہیں ان کے پاس ایک قرآن شریف ہے اس قرآن پاک کو ان لوگوں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب کر رکھا ہے کہ یہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے وہ شیعی صاحب اس قرآن پاک کو بار بار چومتے چاٹتے تھے اور جبہ کی طرف التفات زیادہ نہ کرتے تھے ان سنی صاحب نے ان شیعی صاحب سے دریافت کیا کہ آپ نے قرآن شریف کی طرف بہت کچھ توجہ کی کہنے لگے کہ یہ قرآن پاک حضرت امیر المومنین حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے ان سنی صاحب نے کہا کہ آپ کو یقین ہے کہ یہ حضرت امیر کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے کہنے لگے اسمیں شک کیا ہے اسوقت کثیر مجمع تھا جب شیعی صاحب کئی مرتبہ اقرار کر چکے تو ان سنی نے کہا کہ آج شیعیت اور سنیت کا فیصلہ ہے جب یہ قرآن پاک حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دست مبارک کا لکھا ہوا ہے تو یہ دیکھ لو کہ یہ قرآن سنیوں کے قرآن جیسا ہے یا شیعوں کے قرآن جیسا کیونکہ تم کہتے ہو کہ اسکو گھٹا بڑھا دیا گیا ہے یہ سنکر شیعی صاحب کا منہ ذرا سا نکل آیا اور کوئی جواب نہیں بن پڑا۔

فیض الحسن صاحب کا قول نقل کیا کرتا ہوں کہ بدعتی کے معنی ہیں بے ادب بے ایمان اور وہابی کے معنی ہیں بے ادب با ایمان۔ مولانا بڑے ظریف تھے کیا لطف کی تفسیر کی۔

ملفوظ ۵۳ ایک صاحب مجلس خاص کے وقت آکر باوجود قریب جگہ ہونے کے مجلس سے فصل پر بیٹھ گئے حضرت والا نے دیکھ کر فرمایا کہ وہ ہٹ کر وہاں کنارے پر بیٹھے کہیں کسی سے بھڑ نہ جاؤ اور کوئی نیک بات کانوں میں نہ پڑ جائے بلکہ اس طرف سے پشت کر کے بیٹھئے اس طرف دیکھنا بھی گناہ ہے۔ ان صاحب نے عرض کیا کہ غلطی ہوئی معاف فرمائیں۔ فرمایا معاف ہے مگر کیا بدتمیزی پر مطلع بھی نہ کروں تم جیسے اس کو غلطی سمجھتے ہو میں مطلع نہ کرنے کو غلطی سمجھتا ہوں بندۂ خدا یہ تو موٹی موٹی باتیں ہیں یہ اتنی بھی تمیز نہیں کیا بد فہمی کا کوئی خاص مدرسہ ہے کہ وہاں سے تعلیم پا کر آتے ہو یا سارے بدفہم اور بدعقل میرے ہی حصہ میں آگئے یہ چھٹ چھٹ کر آتے ہیں ان سے کوئی پوچھے کہ آخر آنے سے نتیجہ کیا۔ جب اتنے فاصلہ پر بیٹھے کہ جہاں آواز بھی نہ پہونچ سکے خدا ناس کرے ان رسوم کا بیچارے لوگوں کو اس میں ابتلا ہو رہا ہے ادب اس کو ادب سمجھتے ہیں حالانکہ یہ حرکت بالکل خلاف ادب ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کسی کا کچھ لیکر بھاگیں گے ایسی ہیئت ملاحظہ ہو جیسے کوئی چور آکر بیٹھ جاتا ہے ایسے ایسے بدفہم یہاں آتے ہیں آتے ہی دل مکدر کر دیتے ہیں پھر کیا خاک نفع حاصل کریں گے اب مجھ کو تو بدنام کریں گے جا کر کہیں گے کہ بہت ہی بدخلق ہے اور اپنی حرکت کا اخفا کریں گے یہ نہیں کہیں گے کہ میں نے یہ خوش خلقی کا برتاؤ کیا تھا جس پر اس کی یہ بدخلقی ہوئی خیر کریں بدنام میرا تو نفع ہی ہے وہ یہ کہ پھر ایسے بدفہم تو نہ آئیں گے۔ یہ عرفی دلجوئی اور جگہ ہوتی ہے میرے یہاں تو دلشوئی ہے اگر میرا طرز پسند نہ ہو تو بلانے کون جاتا ہے اس پر بھی اگر آؤ گے تو میں ضرور بدتمیزیوں سے آگاہ کروں گا روک ٹوک کروں گا میں خاموش رہنے کو خیانت سمجھتا ہوں خاموش رہنے پر اصلاح کیسے ہو سکتی ہے یہ تو آسان ہے کہ اصلاح کا کام بند کر دوں مگر اصلاح کا کام کرتے ہوئے خاموشی اختیار کروں اور بدتمیزیوں پر مطلع نہ کروں یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا چاہے کسی کو اچھا معلوم ہو یا برا معلوم ہو میں کسی کی وجہ سے اپنے طرز کو بدل نہیں سکتا اور اس موقع پر میں تو یہ پڑھا کرتا ہوں۔ ؎

ہاں وہ نہیں وفا پرست جاؤ وہ بیوفا سہی
جس کو ہو جان و دل عزیز اس کی گلی میں جائے کیوں

اور یہ پڑھا کرتا ہوں ؎

دوست کرتے ہیں شکایت غیر کرتے ہیں گلہ
کیا قیامت ہے مجھی کو سب برا کہنے کو ہیں

وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ
دَعَا اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّ
قَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ
(قرآن کریم)

سوانح
حضرت مولانا محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

امیر تبلیغی جماعت پاک و ہند

از
محمد ثانی حسنی

ناشران قرآن لمیٹڈ، اردو بازار، لاہور

صبح صادق ہوئی، فجر کی اذان ہوتے ہی میں حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور
عرض کیا کہ نماز کے بعد آپ سے ایک خالص معاملہ میں کچھ عرض کرنا ہے،
اس کے لیے وقت مقرر فرما دیجیے، فرمایا کہ نماز کے بعد متصلاً قاری سید رضا حسن
(مرحوم) کی درسگاہ میں بیٹھ جائیں گے۔ چنانچہ نماز سے فارغ ہونے کے بعد حضرت شیخ
وہاں تشریف لائے اور یہ عاجز بھی حاضر ہو گیا اور اس ناچیز نے مختصر تمہید کے بعد اپنی
اور مولانا علی میاں کی طرف سے وہ بات عرض کی جو رات کے مشورہ میں ہم دونوں نے طے
کی تھی، میں نے عرض کیا کہ حضرت مولانا کے مرض اور ضعف کی رفتار دیکھتے ہوئے اب اُمید
ٹوٹتی جاتی ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ دل میں یہ فکر اُبھر رہی ہے کہ حضرت کے بعد
اس دینی کام کا کیا ہو گا، ہم لوگوں کا اندازہ ہے اور غالباً جناب والا کو بھی اس سے اتفاق
ہو گا کہ اس وقت جتنے عناصر کام میں لگے ہوئے ہیں، ان سب کا اصل تعلق حضرت کی
ذات سے ہے اور اسی ذاتی تعلق کی وجہ سے وہ اس کام میں جڑے ہوئے ہیں۔ اس
کا کافی اندیشہ ہے کہ حضرت کے بعد آہستہ آہستہ یہ شیرازہ منتشر ہو جائے گا۔ اور
یہ اُمت کا بہت بڑا خسارہ ہو گا۔ ہمارے نزدیک اس کا ایک حل ہے اور وہ یہ کہ حضرت
کے بعد جناب یہاں قیام کا فیصلہ فرمالیں اور یہ کام جناب کی رہنمائی اور سرپرستی میں ہو
ہمارا اندازہ ہے اور اپنے اس اندازہ پر ہمیں پورا اعتماد ہے کہ اگر ایسا ہوا
تو یہ سب عناصر اسی طرح جڑے رہیں گے، کیونکہ ان سب کو جناب کے ساتھ بھی
الحمدللہ عقیدت و محبت کا خاص تعلق ہے۔ اسی کے ساتھ ہم
نے یہ بھی عرض کیا، اور اگر ایسا نہ ہوا تو تھوڑے دنوں کے بعد یہ سارا مجمع
منتشر ہو جائے گا۔ اور ہم خود اپنے بارہ میں بھی صفائی سے عرض کرتے ہیں کہ ہم بڑے
سخت "وہابی" ہیں۔ ہمارے لیے اس بات میں کوئی خاص کشش نہیں ہوگی کہ
یہاں حضرت کی قبر مبارک ہے، یہ مسجد ہے جس میں حضرت نماز پڑھا کرتے تھے اور

شاذ و نادر ہی ہوتا ہے۔ لیکن جب ہوتا ہے تو نسبت کا یہ انتقال بہت غیر معمولی خارق عادت قسم کا ہوتا ہے۔ حضرت چچا جان کے لوگوں میں، میں کسی کے متعلق نہیں سمجھتا کہ وہ تیار ہو چکا ہے اور ان کے اس کام کو وہ جاری رکھ سکے گا۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ سے اس کی پوری امید ہے کہ وہ اُن کے کام کو ضائع نہیں فرمائے گا۔ اس لئے مجھے توقع ہے کہ غالباً یہاں دوسری شکل واقع ہونے والی ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو کسی کو یہ دولت مل جائے گی۔ پھر اس کو تم بھی دیکھ لوگے، اور میں بھی دیکھ لوں گا۔ اور پھر انشاء اللہ یہ کام اسی سے لیا جائے گا۔ اگر اللہ تعالیٰ کا فیصلہ میرے بارہ میں ہوا تو مجھ سے کسی کے کہنے کی ضرورت نہیں، پھر میں خود یہاں رہوں گا بلکہ اگر تم سب مل کر مجھے نکالنا چاہوگے جب بھی یہیں رہوں گا اور اگر کسی اور کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہوا تو تم بھی اس کو دیکھ لوگے اور میں بھی دیکھ لوں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اسی سے یہ کام لے گا۔ بس انتظار کرو، اللہ سے دعا کرو۔ اور اگر دیکھو کہ ان میں سے کوئی بات بھی نہیں ہوئی تو مولوی صاحب! میں خود تم سے بڑا "نسبابی" ہوں۔ تمہیں مشورہ دوں گا کہ حضرت چچا جان کی قبر اور حضرت کے حجرہ کے در و دیوار کی وجہ سے یہاں آنے کی کوئی ضرورت نہیں۔

اس عاجز کو اب دن تاریخ تو یاد نہیں، لیکن اتنی بات یقین کے ساتھ یاد ہے کہ حضرت شیخ الحدیث سے یہ گفتگو حضرت کے وصال سے ٹھیک بارہ دن پہلے ہوئی تھی اور یہ بھی یاد ہے کہ حضرت شیخ کا جواب سننے کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک اطمینان نصیب فرما دیا تھا اور فکر کا سارا بوجھ دل و دماغ سے اتر گیا تھا۔"

حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے انتقال کا وقت جتنا جتنا قریب آتا گیا اور لوگ ان کی زندگی سے مایوس ہوتے گئے۔ جانشینی کا مسئلہ ایک اہم ترین سوال بنتا گیا۔

المہند علی المفند

یعنی

عقائد علماء اہل سنت دیوبند رحمہم اللہ

تالیف

فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۳۶ھ

باضافہ

عقائد اہل السنۃ والجماعۃ

از

حضرت مولانا مفتی سید عبد الشکور ترمذی مدظلہم

مع

تصدیقات و مقدمہ جدیدہ

ادارہ اسلامیات ○ ۱۹۰۔ انارکلی لاہور

الجواب

الحکم عندنا فیھم ما قال صاحب
الدر المختار وخوارج هم قوم
لهم منعة خرجوا علیه بتاویل یرون
انه علی باطل کفر او معصیة توجب
قتاله بتاویلهم یستحلون دمائنا و
اموالنا ویسبون نسائنا الی ان قال
وحکمهم حکم البغاة ثم قال وانما
لم نکفرهم لکونه عن تاویل وان کان
باطلا- وقال الشامی فی حاشیته کما
وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوهاب
الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی
الحرمین وکانوا ینتحلون مذهب
الحنابلة لکنهم اعتقدوا انهم هم
المسلمون وان من خالف اعتقادهم
مشرکون واستباحوا بذلك قتل اهل
السنة وقتل علمائهم حتی کسر الله
شوکتهم ثم اقول لیس هو ولا احد
من اتباعه وشیعته من مشائخنا فی
سلسلة من سلاسل العلم من الفقه

جواب

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب
درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت
ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی
تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت
کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے
اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال
سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں آگے
فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ
بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں
کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی ہی
اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے
جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبدالوہاب کے تابعین
سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب
ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر اُن کا
عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے
عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر
انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح
سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت
توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب

والحديث والتفسير والتصوف واما
استحلال دماء المسلمين واموالهم و
اعراضهم فاما ان يكون بغير حق او
بحق فان كان بغير حق فاما ان يكون
من غير تاويل فكفر وخروج عن
الاسلام وان كان بتاويل لايسوغ
في الشرع ففسق واما ان كان بحق
فجائز بل واجب واما تكفير السلف
من المسلمين فحاشا ان نكفر احدًا
منهم بل هو عندنا رفض وابتداع
في الدين وتكفير اهل القبلة من
المبتدعين فلا نكفرهم مالم ينكروا
حكما ضروريا من ضروريات الدين
فاذا ثبت انكار امر ضروري من الدين
نكفرهم ونحتاط فيه وهذا دأبنا و
دأب مشائخنا رحمهم الله تعالى۔

اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ
میں نہیں نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ
میں نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان
مال و آبرو کا حلال سمجھنا۔ سو یا ناحق ہوگا یا حق۔
پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہوگا جو کفر اور
خارج از اسلام ہوتا ہے۔ اور اگر ایسی تاویل
سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے۔ اور
اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا
سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان
میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ
فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع
ہے۔ ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب
تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں
کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی
ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھیں گے
اور احتیاط کریں گے یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے
جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

السؤال الثالث عشر والرابع عشر

تیرھواں اور چودھواں سوال

ما قولكم في امثال قوله تعالى الرحمن

کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ

”انتہائی عظمت، یا محبت، یا اطاعت ظاہر کرنے کی جگہ، مطیع ہونا، فرماں بردار ہونا

غالب۔۔۔میرے کلام میں کیونکر مزہ نہ ہو پیتا ہوں دھو کے خسرِ شریں سخن کے پاوں

(نوراللغات، ج ا،ص ۷۹۰)

”تعظیم وتکریم کرنا، بہت عزت کرنا، بہت پیار کرنا، حکم ماننا“ (فیروز اللغات، ص ۲۷۱)

اب مطلب ہوا کہ حضرت تھانوی کو اگر ایک ولی اللہ کی نظر سے دیکھو تو ان کی اطاعت ان سے محبت نجات آخروی کا سبب ہے کہ اللہ کے ولیوں کے گستاخوں کے متعلق خود حدیث قدسی ہے کہ

من عادلی ولیا فقد اذنتہ بالحرب

اور اگر ایک عالم دین کی نظر سے دیکھو تو ان کی اطاعت نجات آخروی کا سبب ہے اور ان کی توہین کفر اور آخرت میں سبب خسران۔۔

مراثیہ گنگوھی

وھابی

دیوبندی میٹرکس

3

www.islamimehfil.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ناظرین انشاءاللہ عزوجل ہم دیوبندی میٹرکس کے اس 3 حصہ میں ہم اس خطرناک جال کے ایک اور حصہ کا مشاہدہ کریں گئیں۔امید ہے پچھلے حصے پڑھ کرتو آپ کو اندازہ ہوگیا ہے کہ دیوبندی خود اپنے ہی ہاتھوں سے تیار کردہ جال میں خود اپنوں کے ہاتھوں ہی کیسے اس جال کا شکار ہوئے۔ناظرین ان کے کفر وشرک کے فتوئے صرف غیروں کے لیے ہی ہیں مگر وہی باتیں ہم ان کی کتابوں سے ان کو دیکھائیں تو اس پر ان کو غصہ آجاتا ہے۔پھر یہ اپنے مولویوں کی عبارتوں کو صحیح ثابت کرنے کے لیے اردو لغات کی کتابیں عربی کی کتابیں اور نہ جانے کون کون سی کتابوں کو چھان ڈالتے ہیں۔مگر اردو لغات کی کتابیں اور عربی کی کتابیں ان کو اس وقت یاد نہیں آتی جب یہ اہلسنت وجماعت کے خلاف اپنی زبان دراز کرتے ہیں۔

آپ کو وہابی دیوبندی میٹرکس کا ایک اہم اصول تو بخوبی یاد ہوگا کہ:

”سن لو حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بہ قسم کہتا ہوں میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت ونجات موقف ہے میرے اتباع پر“ (تزکرۃ الرشید ص ۱۷ جلد ۲) آپ نے پڑھا حق تو وہی جو رشید گنگوہی کی زبان سے نکلتا ہے یعنی حق بھی حق ہونے کے لیے رشید گنگوہی کی زبان کا محتاج ہے

اسی اصول کو کے مدنظر رکھتے ذرا وہابی مولوی رشید احمد گنگوہی کا یہ فتوی دیکھیں

مرثیہ کا حکم

سوال: مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدان کربلا کے پڑھتے ہیں، اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دور کرنا چاہے تو ان کو جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کرنا فقط۔

جواب: ان کو جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے

یعنی اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہابی دیوبندی مذہب میں شہیدانِ کربلا کا مرثیہ جلا دینا اور دفن کا بہت ضروری ہے۔ مگر ناظرین یہ ہی وہابی دیوبندی کس طرح اسی میٹرکس کا شکار ہوئے ہم آپ کو بتاتے ہیں۔ جب یہ وہابی مولوی رشید احمد گنگوہی مر کر مٹی میں ملا یعنی مرا تو اس کے مرنے پر وہابی دیوبندیوں نے ایک مرثیہ لکھ کر با قائدہ شائع کیا اور سے نام دیا

مرثیہ گنگوہی

دیکھا آپ نے ناظرین ان دیوبندیوں کی دیانت اور تحقیق کہ دوسروں کے لیے شہیدانِ کربلا رضی اللہ عنہ کا مرثیہ بھی جلا دینا یا دفن کا ضروری ہے مگر اپنے مولانا جب دنیا سے رخصت تو ان کے مرثیہ کی با قائدہ تصنیف و اشاعت سب روا۔ اور آپ نے دیکھا کس طرح خود اپنے جال میں یہ وہابی دیوبندی کس طرح پھنسے اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے

وہابی دیوبندی مکتبہ کے فکر کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن نے مرثیہ گنگوہی میں رشید احمد گنگوہی کی منقبت

میں ایسی باتیں لکھی جو وہابی دیوبندیوں کے نزدیک حرام شرک بدعت وناجائز ہیں۔

یعنی مرثیہ کو لکھا کر اور اس کا دفاع کر کے انہوں نے خود کو اور اپنے مولویوں کو اس وہابی دیوبندی میٹرکس کا شکار بنایا۔ وہ کس طرح یہ ہم آپ کو بتائیں گئیں

چناچہ مرثیہ گنگوہی کے بعض اشعار کے متعلق وہابی دیوبندی مفتیوں سے بغیر اظہار نام کے استفسار کیا گیا تو انہوں نے ان اشعار پر سخت گرفت کی۔ اگر رشید احمد گنگوہی کا نام لے کر ان سے پوچھا جاتا تو ان کا قلم کبھی حرکت میں نہ آتا۔ اور اَب بھی ہم کہے دیتے ہیں کہ وہابی دیوبندیوں کے فتوں کے باوجود اَب بھی دیوبندی اپنے اکابر کی غلطی و بے ادبی کبھی تسلیم نہیں کریں گئیں، اور ناوقفیت کی بنا پر جن وہابی دیوبندی مولویوں نے فتوی دیا وہ بھی اس غلطی کو غلطی ماننے کے لیے آمادہ نہیں ہوں گے۔

شکار اور شکاریوں کا احوال

حوائج دین و دنیا کے کہاں لے جائیں ہم یارب
گیا وہ قبلہ حاجات روحانی و جسمانی

(مرثیہ گنگوہی ص ۷)

جامعہ اشرفیہ لاہور۔۔ مفتی جمیل احمد تھانوی لکھتے ہیں

قبلہ حاجات روحانی وجسمانی کے یہ معنی ہوں کہ وہ بلا حق تعالی کی منظوری واجازت کے حاجات پوری

کرنے والے ہیں تو یہ شرک ہے کفر ہے اس سے توبہ فرض ہے اور اگر یہ معنی ہوں کہ وہ دعا کر دیں گے اور اللہ تعالی سب حوائج پوری کر دیں گے یہ درجہ حاصل ہے تو حضور ﷺ کے یہاں ثابت اوروں کے یہاں نہیں۔شعر یوں پڑھیے

حوائج دین و دنیا کے فقط اللہ سے لیں گے
وہی ہے قبلہ حاجات روحانی وجسمانی

فقط جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور ۱۱ شوال ۱۳۹۳ھ

مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی۔۔۔مفتی عبد الرشید صاحب لکھتے ہیں

حاجت روا خواہ حاجات دنیوی اخروی ہوں صرف اللہ تعالی ہے اور کوئی نہیں ہے جو کوئی اللہ تعالی کے سوا کسی کو حقیقت حاجت روا سمجھے وہ بحکم قرآن حکیم مشرک ہے چنانچہ ارشاد ہے (ومن الناس من یتخذ من دون اللہ اندادا یحبر زھم کحب اللہ الی اخذ الایات ھذا و اللہ تعالی اعلم بالصواب)

عبد الرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجا بازار راولپنڈی ۸ / شعبان ۱۹۹۳ھ

مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی (بہاول نگر) مفتی عبد اللطیف صاحب

اس قسم کے موہم شرک اشعار سے احتراز کرنا چاہیے تا کہ عوام الناس کے عقائد خراب نہ ہوں۔لیکن

چونکہ اس میں ایسی توجیہات ہوسکتی ہیں جو کفریہ نہیں ہیں سواس واسطے اس کے پڑھنے یا نظم کرنے والے پر فتوی کفر نہیں لگایا جاسکتا۔

احقر عبد الطیف مفتی مدرسہ عربیہ قاسم العلومفقیر والی ۲۳ شوال ۹۳ ۱۳ ھ

مدرسہ نعمانیہ۔۔۔۔۔۔۔۔مفتی روح اللہ

اگر شاعر کا یہی عقیدہ ہو کہ بالذات روحانی وجسمانی حاجات پورا کرنے والا ہے اعاذنا اللہ تو شرک کا خوف ہے اور اگر مجازاً بھی کہے تو بھی احتیاط کے خلاف ہے۔ وہ الفاظ جو موہمات شرک ہوتے ہیں اس سے اجتناب ضروری ہے ہمارے علمائے دیوبندی لفظ قبلہ بھی محاسن خطاب سے نہیں ٹھراتے۔ فقط واللہ اعلم بالصواب

روح اللہ دار العلوم نعمانیہ اتمان زئی تحصیل چارسدہ پشاور ۱۶، ۱۱، ۹۳ ۱۳ ھ

مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ۔۔۔۔کے مفتی محمد خلیل لکھتے ہیں

بظاہر اس شعر کا مطلب غلط ہے اس کو نہیں پڑھنا چاہیے

محمد خلیل مدرسہ اشرف العلوم گوجرانوالہ ۱۲، ذی قعد ۹۳ ۱۳ ھ

مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔۔۔۔۔کے مفتی محمد انور لکھتے ہیں

اس قسم کی مبالغہ آمیزی کرنا جو بظاہر حدود شرعیہ سے تجاوز ہے درست نہیں بدلیل لاتطروفی الحدیث بتاویل اسیے کلمات ک مطلب اگرچہ درست بیان کی جاسکتا ہے۔لیکن عام محفلوں میں اس قسم کے اشعار کہنا درست نہیں احتراز لازم ہے۔

محمد انور شاہ غفرلہ نائب مفتی مدرسہ مدرسہ قاسم العلوم ملتان ۱۵ ذیقعدہ ۹۳ ۱۳ ھ

الجواب صحیح محمد عبداللہ عفااللہ عنہ ۹۳ ۱۳ ھ

مرثیہ گنگوہی کے ایک شعر کے جواب میں چھ دیوبندی مفتیوں کا فتوے قارئین کے پیش نظر ہے جن کے مطابق مرثیہ گنگوہی کا مذکورہ شعر تبدیلی کا مستحق ہے شرک ہے۔موہم شرک ہے اور عوام الناس کے عقائد کی خرابی کا ذریعہ ہے، حدود شریعہ سے متجاز وہے اور پڑھنے کے قابل نہیں، مفتیان دیوبندی کے بقول یہ شعر کسی بھی طرح قابل قبول نہیں۔مفتی جمیل احمد تھانوی نے تو شعر میں عملا ترمیم کر کے صاف لکھ دیا ہے کہ فقط اللہ ہی قبلہ حاجات روحانی وجسمانی ہے مگر اس کے باوجود یہ شعر ابھی تک چھپ رہا ہے

زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اُعل وہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانی اسلام کا ثانی!

(مرثیہ گنگوہی ص ۴)

اس شعر میں مولوی رشید احمد گنگوہی کو بانی اسلام کا ثانی کہا گیا ہے۔ جب دیو بندی مفتی صاحبان اس شعر کے متعلق پوچھا گیا تو انھوں نے حسب ذیل جواب دیا

دارالعوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی۔۔۔۔۔کے مفتی امین لکھتے ہیں

شعراء کے متعلق اللہ تعالی فرماتے ہیں والشعراء یتبعهم الغاؤن الایة شعراء اس قسم کی بے تکی باتیں کرتے ہیں جس سے مراتب کا لحاظ کھو بیٹھتے ہیں۔ بانی اسلام صرف رسول ﷺ ہی ہیں کسی اور کے متعلق اس قسم کی بات کہنا سراسر شریعت کے خلاف ہے

احقر قاری محمد امین عفا اللہ عنہ، مدرس دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ محلہ ورکشاپی راولپنڈی یکم ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

دارالعلوم اسلامیہ سوات۔۔۔۔۔کے مفتی محمد ادریس لکھتے ہیں

اس شعر سے صاحب مزار کو صفات نبوی ثابت کرنا ہوحتی کہ صفت رسالت بھی، تو یہ قول کفر ہے کیوں کہ قرآن میں خاتم النبین آپ کی صفت موجود ہے، پس دوسرے نبی کا دعوے کرنا نص قطعی سے مخالف ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول و ختم النبين اور اگر مراد جمیع

صفات کمالیہ محمدیہ میں سوائے نبوت کے ہے تو یہ قول کفر ہے اور ایک صفت خاصہ غیر النبوۃ ولوازما سے ہے تو یہ امر شرعاً مستبعد نہیں مگر یہ امر مقام مدح ہو تو کوئی حرج نہیں مگر خلاف اولیٰ ہے بے ادبی ہے فسق وفجور کی وجہ سے۔

الجواب صحیح محمد ادریس صدر دار العلوم اسلامیہ چار باغ

الجواب صحیح خونہ گل

الجواب صحیح محمد عمر خان غفرلہ، مدرسہ اسلامیہ چار باغ سوات

مدرسہ مطلع العلوم کوئٹہ۔۔۔۔۔۔ کے مفتی سعید لکھتے ہیں

بانی اسلام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے علاوہ دوسرے کے لئے استعمال کرنا درست نہیں ہے

قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں

عبیدِ سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

(مرثیہ گنگوہی ص ۸)

مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کراچی۔۔۔۔۔ کے مفتی اسماعیل صاحب لکھتے ہیں

اس قسم کے اشعار کو شریعت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے اور اس قسم کے اشعار کی وجہ سے ہی شریعت نے شعراء کو گمراہ لکھا ہے کہ وہ خیالات کی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں اور گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔دیکھئے سورۃ شعراء کا آخری رکوع پارہ ۱۹ شریعت کی نظر میں شعر وہی درست ہے جس سے دین کی خدمت ہو اور باقی جو داہی تباہی اشعار ہیں ان کی شریعت میں سخت مذمت ہے۔یہ سعر بھی انہی اشعار میں شمار کرلیں جو شریعت کو نہ پسند ہیں

واللہ اعلم بالصواب محمد اسماعیل غفرلہ مدرسہ عربیہ مظہر العلوم محلہ کھڈ کراچی پاکستان ۱۴ ذیقعد ۹۳۰ھ ناظرین ہی انصاف فرمائیں کہ بقول حضرات دیوبند ہم سنیوں نے انھیں بدنام کیا، یا کہ خود ان کے آوارگی قلم نے انہیں تباہ کیا۔کہنے والے نے کتنے پتے کی بات کی ہے۔

آپ کہتے ہیں کیا ہم غیروں نے تباہ
بندہ پرور یہ کہیں اپنوں کا ہی کام نہ ہو

خدا اُن کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

(مرثیہ گنگوہی ص۸)

مدرسہ تعلیم القران راولپنڈی۔۔۔۔۔کے مفتی عبدالرشید لکھتے ہیں

یہاں اس بزرگ پر مربی کا اطلاق بمعنی تعلیم ظاہر و باطن ہر دور کے ہے لہذا بصورت مراد اس کے کوئی خاص بڑی حرج نہیں ہے البتہ ابہام کے مکروہ تنزیہہ کے درجہ میں ہے۔ برملا عوام میں ایسے موہم الفاظ سے احتراز مناسب ہوتا ہے اور اگر عقیدہ فاسد ہو اور غلط معنی میں اس کو استعمال کیا جائے تو جائز نہ ہوگا

هذا والله تعالےٰ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القران راجہ بازار راولپنڈی ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۹۴ھ

جدھر کو آپ مائل تھے اُدھر ہی حق بھی دائر تھا
میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی
(مرثیہ گنگوہی صفحہ ۸)

دارالعلوم سرحد پشاور۔۔۔۔۔۔ کے مفتی عبداللطیف صاحب لکھتے ہیں کہ

از روئے شریعت جائز نہیں کیونکہ جو تاویل ممکن ہے وہ مراد شاعر نہیں اور جو مراد شاعر ہے وہ جائز نہیں زیادہ سے زیادہ جو تاویل ممکن ہو سکتی ہے وہ وہ ہے جو کہ شرح عقائد صفحہ ۶۵ پر لکھی ہے "وتحقیقه ان صرف العبد قدرته وارادته الی الفعل کسب وایجاد الله تعالیٰ عقیب ذلك خلق" یعنی کسب عبد مقدم ہے ایجاد رب پر یا ایجاد رب بعد کسب عبد ہے لیکن یہ معنی مراد شاعر نہیں کیونکہ اس معنی کے لحاظ سے صاحب قبر کی عظمت ثابت نہیں ہوتی یہ معاملہ تو ہر عبد کے ساتھ ہے شاعر کا مطلب صاحب قبر کی عظمت ہے جیسا نصف آخیر (میرے قبلہ میرے کعبہ الخ) اس پر دال ہے تو عظمت تو یہ ہے کہ العیاذ باللہ حضرت حق تابع ہے اور صاحب قبر متبوع اعاذنا اللہ منہ اور اللہ بچائے آخر صاحب قبر پیغمبر تو نہیں کہ معصوم ہو آخر کبھی تو کوئی گناہ

کرلیا ہوگا تو گناہ کی صورت میں یہ کیسا صحیح ہوگا۔

جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا

اور قطع نظر معیارِ شرع سے ویسا بھی یہ کلام روی اور ساقط الاعتبار ہے کیونکہ آخر الکلام معارض ہے اول کلام سے۔ نصف اول سے معلوم ہوتا ہے کہ العیاذ باللہ صاحب قبر متبوع ہے اور حق تابع اور نصف اخیر سے معلوم ہوتا ہے کہ صاحب قبر تابع حق ہے کیونکہ کہتا ہے

میرے قبلہ میرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

کہا جاتا ہے رجل حقانی یا رجل ربانی یعنی تابع حق یا تابع رب خلاصہ یہ ہے کہ شعر مذکور کا کہنا از روئے شرع ممنوع ہے اس سے تائب ہونا چاہیے۔ فقط

مفتی دار العلوم عبد اللطیف عفا اللہ عنہ، ۲۳ ذو القعدہ ۱۳۹۳ھ، محمد ایوب بنوری غفرلہ

ہمارا جہاں تک خیال ہے کہ مولوی محمود الحسن صاحب مدرس دار العلوم دیوبند اس شعر کے متعلق توبہ کئے بغیر ہی اس دنیا سے رخصت ہو گئے کیونکہ ابھی تک توبہ نامہ شائع نہیں ہوا اور نہ ہی اس شعر کو مرثیہ سے نکالا گیا ہے

کچھ نہ صیاد کا شکوہ نہ گلچیں کا گلہ
اپنے ہاتھوں سے جلایا ہے نشیمن اپنا

چھپائے جامۂ فانوس کیوں کر شمع روشن کو
تھی اس نورِ مجسم کے کفن میں وہی عریانی

(مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۱)

مدرسہ احیاء العلوم مظفر گڑھ کے۔۔۔۔۔۔مفتی محمد حسن صاحب لکھتے ہیں

یہ شعراء کا تخیل ہوتا ہے درست یا نہ درست کی پرواہ نہیں کرتے ''والشعراء یتبعھم الغاون'' اگر شاعر کا خیال عریانی سے ننگا پن ہے کہ باوجود کفن کے ہی وہ ننگا ہے تو یہ بھی ولی کی توہین ہے حالانکہ کفن ستر کے لئے شریعت نے مقرر کیا ہے اگر اس کا تخیل یہ ہے کہ صاحب قبر ایسے نور مجسم تھے کہ باوجود کفن کے بھی اس میں عریانی تھی تب بھی توہین ہے اگر سرے سے صاحب قبر کو بنی نوع انسان سے نکال کر کوئی اور مخلوق میں شامل کرتا ہے مثلاً ملک، جن وغیرہ تو یہ بھی سراسر جھوٹ ہے اور یہ بھی ولی کی توہین ہے کیونکہ ساری مخلوق سے انسان برتر ہے'' ولقد کرمنا بنی آدم '' یہ تو انسان بھی نہیں مانتا بہر حال جو تخیل بھی لیا جائے بندہ کی سمجھ میں تو صاحب قبر کی توہین ہے اور بے ادبی ہے باقی یہاں نور سے مراد نورِ ولایت لیا جائے تو پھر عریانی کا مطلب نہیں بنتا یا کہ نور سے مراد دلِ منور لیا جائے تو پھر شاعر کا یہ تخیل نہیں ہے کیونکہ وہ ممدوح کی مدح میں نورِ مجسم کا لفظ استعمال اس کا جسم مراد لیا ہے کہ جسم میں اس کا نور ہے بہر حال شرع شریف میں ایسا شعر جو کہ اصل کے خلاف ہو کہنا گناہ ہے اور بے ادبی ہے۔

کتبہ محمد حسن غفرلہ، مدرس مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ۔

مفتی سعید احمد بخاری ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ کے۔۔۔۔۔۔مفتی محمد عیسیٰ صاحب لکھتے ہیں

کہ علامہ محمود الوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے سورۂ نساء کی آیت ''لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم'' کی تفسیر کرتے ہوئے روح المعانی میں لکھا ہے کہ شیخ ولی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپ کے بشر ہونے کا عقیدہ اور آپ کے عربی ہونے کا علم ایمان کے لئے شرط ہے۔ اگر ایک شخص کہتا ہے کہ میں حضور ﷺ کو خاتم النبین مانتا ہوں لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ آپ بشر ہیں یا فرشتے عربی ہیں تو ایسے شخص کے کفر میں شک نہیں۔ اس نے قرآن کو جھٹلایا اور اجماعی قطعی عقیدہ کا انکار کیا اس میں کسی کا اختلاف نہیں اگر ایک غبی ان پڑھ اس بات کو نہیں جانتا ہو تو اسکو سمجھانا واجب ہے اگر اس کے بعد بھی نہ مانے تو پھر اس پر کفر کا حکم صادر کریں گے۔ اس شعر میں اگر بشریت کا انکار ہے جیسے کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے تو آپ کی شان میں گستاخی کے مترادف ہے اور بشریت کے انکار سے کفر صریح لازم آتا ہے اور اگر صفاتِ نورانی مراد ہیں تو بھی شبہ کفر کی وجہ سے ایسا شعر کہنا حرام ہے۔ ا ہـ

فقط واللہ تعالیٰ اعلم محمد عیسیٰ عفی عنہ مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ، ۲۴ ذیقعدہ ۱۳۹۳ ھ

ا ہـ ہم نے صرف یہ شعر لکھ کر بھیجا تھا کہ یہ شعر از روئے شریعت کیسا ہے تو مفتی صاحب نے سمجھا کہ یہ شعر حضور اکرم ﷺ کے متعلق ہے تب انھوں نے یہ فتویٰ دیا لیکن مفتی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ شعر تو مولوی محمود الحسن نے رشید احمد گنگوہی کی شان میں کہا ہے اب مفتی صاحب کا فتویٰ کے متعلق کیا خیال ہے۔

شہید وصالح وصدیق ہیں حضرت باذن اللہ
حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اس کی نادانی
(مرشیہ گنگوہی صفحہ ۱۱)

مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے مفتی عبدالرشید صاحب۔۔۔۔۔۔رقمطراز ہیں

کہ الفاظ مذکورہ ظاہرا اپنے لحاظ سے قابل اعتراض ہیں کیونکہ الفاظ مذکورہ میں سے زیادہ الفاظ بدون تاویل صادق نہیں ہیں اور ایہام خلافِ مقصود کا ان میں موجود ہے نیز اطراء فی المدح ہے فلہٰذا یہ ٹھیک نہیں ہے۔ ہذا واللہ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی، ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

وفاتِ سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی گر نظیر ہستی محبوب سبحانی

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی کے۔۔۔۔۔مفتی ولی حسن صاحب لکھتے ہیں

کہ سرورِ عالم ﷺ کی وفات کسی بھی شخص کی وفات کے مشابہ نہیں ہوسکتی ۔حضورا کرم ﷺ نے ارشاد فرمایا' کن یصابر ابمثلی '،یعنی امت کو میری کی طرح کسی کی وفات کا صدمہ نہیں ہوسکتا۔اس لئے پہلا مصرعہ شرعاً غلط اور کذب ہے دوسرا مصرعہ مبالغہ سے خالی نہیں۔

فقط واللہ اعلم ولی حسن دارالافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی۔

رہے منہ آپ کی جانب تو بُعد ظاہری کیا ہے
ہمارے قبلہ و کعبہ ہوتم دینی و ایمانی

(مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۱)

دارالعلوم محمدیہ (ضلع) ڈیرہ غازی خاں کے مفتی عبدالرحیم صاحب نظامی کہتے ہیں

کہ ایسا کہنا بالکل حرام ہے بلکہ اگراس شاعر کا عقیدہ بھی یہی ہے تو اس کو ایسے کلمات دوبارہ کہنے سے توبہ کرنی ضروری ہے کیونکہ یہ کلمات قریب الی الکفر ہیں۔واللہ اعلم بالصواب

فقط والسلام ابوالقاسم عبدالرحیم نظامی بقلم خود مدرس دارالعلوم محمدیہ سوری لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان

جامعہ عربیہ گوجرانوالہ کے۔۔۔۔۔۔۔مفتی نذیر احمد صاحب کہتے ہیں

کہ مذکورہ بالا شعر میں صاحب قبر کو دینی اور ایمانی قبلہ وکعبہ کہا گیا ہے اگر اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ صاحب قبر دینی اور ایمانی امور میں آخری سند ہیں تو یہ بالکل غلط اور ناجائز ہے کیونکہ یہ حیثیت صرف خاتم الانبیاءؐ ﷺ کی ہی ہے اور اگر صرف عزت واحترام مراد ہے تو پھر بھی ایسے اشعار ناپسندیدہ ہیں کیونکہ اس میں صاحب قبر کو ایسے القاب دیئے گئے ہیں جو صرف حضور اکرم ﷺ کے لئے مخصوص ہونے چاہیے۔ واللہ اعلم

نذیر احمد غفرلہ، جامعہ عربیہ گوجرانوالہ

تمہاری تربت انور کو دے کر طور سے تشبیہہ
کہوں ہوں بار بار ارنی میری دیکھی بھی نادانی

(مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۲)

جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن لاہور کے۔۔۔ مفتی جمیل احمد تھانوی صاحب لکھتے ہیں

کہ چونکہ لفظ ''ارنی'' جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا اللہ تعالیٰ سے اپنے دکھانے کی درخواست تھی جس کا جواب نفی میں ملا تھا طور سے تشبیہہ دینا اللہ تعالیٰ کے تجلی گاہ سے تشبیہہ دینا ہے یہ حق تعالیٰ کے جلوہ کی بے حرمتی ہے دوسرے ''ارنی'' کا سوال صاحب قبر سے نہیں خود اللہ تعالیٰ سے بھی ہو تو درست نہیں جب

کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نفی میں جواب ملا ہے اس لئے یہ گناہ ہے ان سے بچنا چاہیے۔

جمیل احمد تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ مسلم ٹاؤن ۱۲ شوال ۹۳ ۱۳ ھ

مدرسہ مخزن العلوم خانپور کے۔۔۔۔مفتی محمد ابراہیم صاحب لکھتے ہیں کہ

اس قسم کے اشعار قبر پر پڑھنا خلاف ادب ہے اور خلاف طریقہ سنت زیارت قبور ہے عام طور پر اس قسم کے اشعار ریا کاری اور بغیر خلوص کے دنیاوی اغراض کی وجہ سے پڑھے جاتے ہیں محض سمعہ وخوشامد کی بناء پر اس لئے منع و ناجائز ہیں ان امور کی وجہ سے اور مزید وجہ منع یہ بھی ہے جو اوصاف کسی میں نہ ہوں ان سے تعریف ممنوع ہے اور اہل قبر سے 23 اھل القبو ر الخ ٹھیک نہیں بلکہ مزید اس میں تشبیہہ قبر کوہٗ طور سے اور صاحب قبر کے دیدار کو اللہ تعالیٰ کے دیدار سے تشبیہہ لازم ہے اور صاحب کو اللہ سے تشبیہہ آتا ہے یہ شرعاً جائز نہیں کیونکہ آیت قرآنی ہے ''لیس کمثلہ شئی'' بلکہ شبہ کفر ہے۔ العیاذ باللہ بلکہ قائل کو اس سے توبہ کرنا چاہیے۔

تحریر کنندہ محمد ابراہیم عفی عنہ از مخزن العلوم خانپور عیدگاہ ضلع رحیم یارخاں یکم ذیقعدہ ۹۳ سنہ

نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا پر نہ رکا

اس کا جو حکم تھا سیف قضائے مبرم

(مرثیہ گنگوہی صفحہ ۲۱)

جامعہ مدینہ کیمبل پور سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔قاضی محمد زاہد الحسینی لکھتے ہیں

کہ ایسا عقیدہ نص قرآن مجید کے سراسر خلاف ہے ''ان الحکم الا اللہ ولہ الحکم الا لہ الخلق والامر وما تشاؤن الا ان یشاء اللہ'' کئی آیت قرآنیہ سے بالکل واضح ہے کہ (حکم) صرف اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے اس عقیدہ سے توبہ کرنی چاہیے۔ واللہ الموفق

قاضی محمد زاہد الحسینی جامعہ مدینہ کیمبل پور، ۳ ذیقعدہ ۹۳ئ، ۲۹ نومبر ۷۳

دارالعلوم کراچی کے۔۔۔۔۔۔مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب لکھتے ہیں کہ

حکم کی صفت اس شعر میں بیان کی گئی ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ کے حکم پر صادق آتی ہے کسی اور کے حکم کے یہ صفت بیان کرنا صحیح نہیں۔ واللہ اعلم

کتبہ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ۔ نائب مفتی دارالعلوم کراچی

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اسی مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

(مرثیہ صفحہ ۲۲)

دار العلوم تعلیم القرآن کوہاٹ سے ۔۔۔۔۔۔۔ مفتی محمد یوسف صاحب لکھتے ہیں

کہ صاحب قبر کے حق میں ایسا کہنا ناجائز ہے کیونکہ یہ شعر موہم غلطی ہے موت اور حیات خداوند تعالیٰ کا فعل ہے "خلق الموت والحیاۃ لیبلو کم الایۃ" سورۂ تبارک الذی۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو یہ معجزہ خداوند تعالیٰ نے دیا تھا کسی بزرگ کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ثابت کرنا درست نہیں۔ خداوند تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ احیاء موتی کے فعل کو ظاہر کرتے تھے "واذ تحی الموت باذنی" حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل نہیں تھا۔ دوسرے شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مخاطب بنایا ہے حاضر ناظر صرف خداوند تعالیٰ ہے شرک کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الذات جیسے عیسائی تین خدا مانتے ہیں اور ایک شرک فی الصفت کہ کسی بندے کو خدا کی طرح صفت مانے قدرت میں یا دیکھنے میں یا سننے میں یعنی جس طرح خدا ہر چیز پر قادر ہے اسی طرح یہ بزرگ ہر چیز پر قادر ہے یا جیسا خدا دور نزدیک سنتا دیکھتا ہے ویسا بزرگ بھی ہے یہ شرک فی الصفت ہے اگرچہ اس شعر کا معنی تاویل سے صحیح ہوسکتا ہے مگر ظاہر معنی فاسد اور باطل ہیں۔

فقط مفتی محمد یوسف دار العلوم انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ شہر

دار العلوم شبیریہ ضلع سرگودھا کے مولوی سعید اس شعر کے بارے میں لکھتے ہیں کہ احیاء موتی کا معجزہ برحق ہے مگر باذن اللہ کے ساتھ مشروط ہے مردوں کو زندہ کرنا اور زندہ کو مرنے نہیں دینا یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے کسی دوسرے کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا خصوصاً اس شعر میں ابن مریم عیسیٰ علیہ السلام جو اوالعزم پیغمبر ہیں ان سے برتری کا ایہام ہے اس واسطے یہ شعر کہنا مردے کی طرف نسبت کرنا ناجائز اور موہم شرک ہے۔ اس سے بچنا چاہیے واللہ اعلم بالصواب

۔محمد سعید مدرسہ شبیریہ میانی تحصیل بھیرہ ضلع سرگودھا

دار العلوم عرفانیہ ریاست دیر سے۔۔۔۔مولوی محمد عرفان صاحب لکھتے ہیں کہ

یہ کہنا صاحب قبر کے لئے جائز نہیں ہے کہ کیونکہ زندوں کو مرنے تک رسائی اور مردوں کو زندہ کرنا یہ دونوں خدا کے فعل خاص ہیں اس میں کسی اور کی شرکت نہیں ہے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جزوی طور پر خدا تعالیٰ نے معجزہ دیا تھا یعنی خدا تعالیٰ نے اس کے ہاتھ پر معجزہ کے طور پر اپنا فعل جاری کیا ہے یہ عیسیٰ علیہ السلام کے فعل بھی نہیں اس لئے یہ کہنا بغیر از تاویل شرک اور کفر ہے۔

فقط (مولوی) محمد عرفان بانی مہتمم دار العلوم عرفانیہ دیر ضلع دیر۔

دار العلوم تعلیم القرآن راولپنڈی۔۔۔۔کے مفتی عبد الرشید صاحب کہتے ہیں

کہ یہ شعر اپنے ظاہری مضمون کے لحاظ سے صحیح نہیں ہے کیونکہ اس میں معروف اور ظاہر ہے کہ اعتبار سے احیاء کی نسبت غیر اللہ کی طرف پائی گئی ہے اور بدون تاویل یہ شرک ہے نیز اس میں ولی کا تقابل ساتھ نبی کے کیا گیا ہے اور یہ بھی درست نہیں اور اس میں توہین نبوت ہے۔ اشراک سے بچنے کے لئے احیاء کو اپنے ظاہری اور معروف معنی سے پھیر بھی لیا جائے تو بھی ایہام اشراک اور توہین باقی رہتے ہیں فلہذا ایسا کہنا درست نہیں۔ قرآنِ حکیم میں ہے "لا تقولو راعنا الخ"، اور حدیث شریف میں ہے کہ مشتبہ امور سے بچنا چاہیے فقہاء کرام نے بھی موہمات سے بچنے کا امر فرمایا ہے فلہذا یہ شعر مجالس میں پڑھنا درست نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبد الرشید مفتی دار العلوم تعلیم القرآن راجہ بازار، راولپنڈی ۲۹ شوال ۱۳۹۳ھ

مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے یہاں ایک عرس ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا

پھریں تھے کعبہ میں پوچھتے اجمیر اے کا راستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی

الجواب:۔ اگرچہ یہ شعر تاویل کا متحمل ہے اور اس کے قائل پر تکفیر کا فتویٰ نہیں لگایا جاسکتا تاہم اس سے غلط فہمی اور سوءِ ادبی ضرور مفہوم ہوتی ہے لہٰذا اس قسم کے اشعار سے احتراز ضروری ہے۔ فقط واللہ اعلم

فقط محمد عبداللہ غفاء اللہ عنہ، ۱۴ ذیقعدہ۔۔۔۔ مدرسہ خیر المدارس ملتان

اے اگر شعر میں اجمیر کی جگہ گنگوہ ہوتا تو فتویٰ کا جواب تک نہ آتا مرثیہ کے اصل شعر میں اجمیر کی جگہ گنگوہ ہے۔

مدرسہ مظہر العلوم سکھر سندھ۔۔۔۔۔ کے مفتی صاحب لکھتے ہیں

ایسا کہنا درست نہیں ہے کیونکہ اس شعر میں کعبہ پر اجمیر کی فضیلت ظاہر ہوتی ہے جو صریح کفر ہے لیکن فتویٰ کفر میں احتیاط ہے اس لئے قائل کی نیت معلوم کئے بغیر کفر کا فتویٰ نہیں دیا جاسکتا ہے۔

محمد مراد ہالیجوری مدرسہ مظہر العلوم منزل گاہ سکھر

اصل شعر

پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا راستہ

جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق وشوق عرفانی

(مرثیہ گنگوہی صفحہ ۱۹ از مولوی محمود الحسن دیوبندی)

ناظرین کرام! بھانت بھانت کی بولیاں ملاحظہ فرمالیں یہ وہ اونٹ ہے جس کا کوئی کل سیدھا نہیں کوئی تو مولوی محمود الحسن سابق صدر مدرس دارالعلوم دیوبند کو جاہل کہہ رہا ہے کوئی کافر اور مشرک کوئی گنہگا کہہ رہا ہے غرضیکہ ان کے یہاں فتویٰ نویسی کا معیار ہی نہیں اور یہ سارے فتویٰ اس بنیاد پر ہیں کہ کسی کو بھی اس کی خبر نہیں کہ تیر

کے نشانے پر کون ہے اگر معلوم ہوتا کہ جناب شیخ الہند صاحب کا شعر ہے تو پھر ان شعروں میں وہ وہ گوشے نکالے جاتے کہ عالمگیری وشامی کے بجائے ایوان غالب ودیوان ذوق کے صفحات اُلٹے جاتے اور اردو شاعری میں ان شعروں کو ایک نئے مفہوم کا اضافہ کہا جاتا بلکہ عجیب بات ہے کہ کفر وشرک کے فتاویٰ خود مدارسِ مسلکِ دیوبند سے دیئے جائیں اور بدنام اہل سنت کو کیا جائے ۔آج بلند بانگ نعروں سے یہ کہا جاتا ہے کہ کافر کو کافر نہ کہو حالانکہ یہ کہہ کر خود آں بدولت نے کافر کہہ دیا یعنی کافر تو ہے مگر کافر مت کہو۔ یہ شکاری خود اپنے ہی جال میں پھنس گئے

اس سادگی پہ کون نہ مرجائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

ناظرین آج کل اکثر دیوبندی وہابی اس مرثیہ کا دفاع کرتے بھی نظر آتے ہیں ۔حالنکہ کہ ان کے مذہب میں مرثیہ کا جلا دینا ضروری ہے یعنی اس وہابی دیوبندی میٹرکس کا شکار آج بھی وہابی دیوبندی ہورہے ہیں یہ اپنے ہی تیار کردہ جال میں آج بھی پھنس رہے ہیں ۔ذرا اس فتوی کو بھی ایک نظر دیکھیں

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ کسی بزرگ کے متعلق مرثیہ لکھنا اور پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔خلافِ شرع اشعار پڑھنا تو جائز نہیں خواہ مرثیہ کے ہوں یا غیر مرثیہ کے اور خلافِ شرع نہ ہوں تو جائز ہے۔فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالستار عفاء اللہ عنہ مفتی خیر المدارس ملتان ۲ / ۹۶ / ۱

اب ناظرین انصاف کریں کہ مفتیان دیوبند نے مرثیہ گنگوہی کے شعروں کو خلافِ شرع قرار دیا ہے یا نہیں ۔تمام فتووں میں لکھا ہے کہ ایسے کلمات نہیں کہنے چاہیے یہ حدودِ شرعیہ سے متجاوز ہیں ان سے توبہ کرنی چاہیے۔تو اب دیوبندیوں وہابیوں کو چاہئے کہ وہ اس مرثیہ کا دفاع کر کہ اپنے بڑوں کو اس دیوبندی میٹرکس کا شکار نہ بنائیں اور نہ ہی خود اس کا شکار بنیں ۔اہلسنت و جماعت کو مرثیہ کے حوالے سے جواب دینے کی بجائے دیوبندی وہابی پہلے اپنے ان اکابر کو جواب دیں جنہوں نے اس پر فتوی لگائیں ہیں۔

میں اس پوسٹ کی تیاری میں رانا صاحب اور کمپوزنگ ٹیم کے ممبر بھائی جان کے تعاون کا بے حد مشکور ہوں

- فتاویٰ رشیدیہ، مکمل مبوب
- سبیل الرشاد
- ہدایۃ الشیعہ
- زبدۃ المناسک
- فیصلۃ الاعلام فی دار الحرب دار الاسلام
- لطائف رشیدیہ
- ہدایۃ المعتدی فی قراءۃ المقتدی
- القطوف الدانیۃ فی تحقیق الجماعۃ الثانیۃ
- الحق الصریح فی اثبات التراویح
- فتویٰ مولد شریف
- ردّ الطغیان فی اوقاف القرآن
- تعداد رکعات تراویح
- اوثق العری فی تحقیق الجمعۃ فی القریٰ
- فتویٰ احتیاط الظہر

رافضیوں سے مراسم رکھنا

سوال :۔ روافض سے اُنس رکھنا اور اتحاد رکھنا اور رسم دوستی ادا کرنا اور اُس کی دعوت کرنا اور اُس کے یہاں دعوت کھانا باوجودیکہ اُس سے دین و دنیا کا کوئی مطلب نہ ہو جائز ہے یا نہیں ؟ اور جو شخص بلا ضرورت روافض سے اتحاد رکھے وہ کیسا ہے اور ثقات کو اُس کی معیت میں اکل و شرب بلا کراہت جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ روافض خوارج اور سب فساق سے ربط ضبط مودت کا حرام ہے مگر بسبب معاملہ ناچاری کے معذور ہے اور ان سے مودت کرنے والا مداہن فی الدین عاصی ہے۔

حسینؓ کی تصویر گھر میں رکھنا

سوال :۔ مورتیوں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا گھر میں رکھنا کیسا ہے ؟ اور اُن کا فروخت کرنا اچھا ہے یا نہیں اور آگ میں جلا دینا مناسب ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ کسی نبی یا ولی کے نام کی صورت گھر میں رکھنی حرام ہے اُس کو جلا دے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

حسینؓ کا غم کرنا

سوال :۔ غم کرنا حضرت حسین رضی اللہ عنہ کا شرعاً جائز ہے یا نہیں ؟

جواب :۔ غم اُس وقت تھا جب آپ شہید ہوئے تمام عمر غم کرنا کسی کے واسطے شرع میں حلال نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

رشید احمد گنگوہی عفی عنہ　　　　رشید احمد ۱۳۰۱

الجواب صحیح۔ محمد عبد اللطیف عفی عنہ۔

تعزیہ داری

سوال :۔ ریاست گوالیار میں والی ریاست و سرداران ریاست و جملہ حاکمان و افسران ریاست ماہ محرم میں تعزیہ داری کرتے ہیں اور چالیس روز تک بڑی خیر خیرات کرتے ہیں اور اس سبب سے جملہ مساکین کو بڑی مدد پہنچتی ہے اور فقیر فقراء کا گزارا ہو جاتا ہے اور مسلمان بھی اس شرک میں مُبتلا ہیں۔ اگر ان مسلمانوں کو منع کیا جاتا ہے اور وہ لوگ چھوڑ جاتے ہیں تو یقیناً تمام اہلِ ہنود چھوڑ دیں گے تو یہ خیر خیرات موقوف ہو جائے گی تو تمام فقراء کا روزینہ جاتا رہے گا اور ان تمام مساکین کو کامل تکلیف ہو گی۔ اس صورت میں اُن کا منع کرنے والا عند اللہ ماجور ہو گا یا نہیں ؟

جواب :۔ رزق حلال طرح سے حاصل ہونا ضروری ہے اور تلوث معصیت ہر حال حرام۔ پس معرکہ تعزیہ داری گوالیار وغیرہ کا حرام ہے اور ایسی خیر خیرات بھی حرام ہے کہ یہ خیر خیرات نہیں بلکہ رسم ہے اور جو خیرات بھی ہو تو بھی مرکب حرام و حلال سے حرام ہوتا ہے۔ سو یہ سب معرکہ حرام ہے اور سب حیلہ خرافات غیر مسموع ہے جہاں یہ واہیات نہیں ہوتی وہاں کے فقیر بھی بھوکے ہو کر نہیں مر گئے۔

مرثیوں کی کتابوں کا جلانا

سوال :۔ مرثیہ جو تعزیہ وغیرہ میں شہیدانِ کربلا کے پڑھتے ہیں اگر کسی شخص کے پاس ہوں وہ دور کرنا چاہیئے

تو ان کو جلا دینا مناسب ہے یا فروخت کرنا۔ فقط

جواب:۔ ان کو جلا دینا یا زمین میں دفن کرنا ضروری ہے۔

شیعہ کا ہدیہ قبول کرنا

سوال:۔ رافضی کا ہدیہ دعوت اور جنازہ کی نماز میں شرکت جائز ہے یا نہیں؟

جواب:۔ رافضی کا ہدیہ دعوت کھانا گو درست ہے مگر حضور نماز جنازہ اور ان سے محبت نادرست ہے اس لئے دعوت وغیرہ بھی نہ کھانی چاہئیے کہ اس سے محبت بڑھتی ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

مالدار آدمی کا سوال کرنا

سوال:۔ جو لوگ تندرست توانا کھاتے پیتے ہیں اور انہوں نے اپنا پیشہ گدائی اور فقیری اور محتاجگی کا اختیار کر لیا ہے اور دربدر شہر بشہر بھیگ مانگتے پھرتے ہیں اور ہرگز محنت و مزدوری وغیرہ نہیں کرتے اگرچہ مالدار ہیں لہٰذا ایسے لوگوں کو بھیک مانگنا اور سوال کرتے پھرنا حلال ہے یا حرام اور اگر حرام ہے تو اُن کو دینا بھی بوجہ اعانت علی الحرمت حرام اور ممنوع ہے یا نہیں؟ جیسے کہ مسجد میں سوال اور اُس کی عطاء کو کتب فقہ میں حرام و مکروہ فرمایا ہے۔ چنانچہ در مختار میں مرقوم ہے ویحرم فیہ السوال ویکرہ الاعطاء[1]

جواب:۔ جس کے پاس ایک روز و شب کی خوراک موجود ہو یا وہ شخص صحیح و تندرست کمانے کے قابل ہو تو اُن کو سوال کرنا اور دینا دونوں حرام ہیں اور دینے والے اگر اُن کی حالت سے واقف ہو کر پھر دیں تو وہ گناہ گار ہوں گے خصوصاً اُن فقیروں کو دینا جو طبل وغیرہ بجا بجا کر سوال کرتے پھرتے ہیں اُن کو تو بالکل نہ دینا چاہیے۔ لقولہ علیہ السلام من سال الناس ولہ ما یغنیہ جاء یوم القیامۃ ومسألتہ فی وجہہ خموش او خدوش او کدوح وقال علیہ السلام من سأل الناس وعندہ ما یغنیہ فانما یستکثر من النار۔ قال النفیلی وما الغنی الذی لا ینبغی معہ المسئلۃ قال قدر ما یغدیہ ویعشیہ وقال یکون لہ شبع یوم او لیلۃ ویوم رواہ ابوداؤد وفی حاشیۃ المشکوٰۃ لا ینبغی للانسان ان یسأل وعندہ قوت یومہ کذا فی التاتارخانیۃ (وفیہا ایضاً) و من ملک قوت یومہ یحرم علیہ السوال وفی رد المحتار لا یحل ان یسأل شیئاً من لہ قوت یومہ بالفعل او بالقوۃ کالصحیح المکتسب ویأثم معطیہ ان علم بحالہ لاعانتہ علی المحرم[2]۔ اھ

---

[1] اس میں سوال کرنا بھی حرام اور دینا بھی مکروہ ہے۔

[2] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کی وجہ سے کہ جس نے لوگوں سے سوال کیا اور اس کے پاس اس قدر موجود ہے جس کی بناء پر وہ لوگوں سے مستغنی رہ سکتا ہے تو قیامت کے دن وہ اس طرح آئے گا کہ اس کا سوال اس کے چہرہ میں بچھر یا ہو گی اور یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس اس قدر ہے جو اس کو غنی کرتی ہے تو وہ آگ کی زیادتی کر رہا ہے نفیلی نے عرض کیا کہ وہ غنا کس قدر ہے جس کی موجودگی میں اس کو سوال نہ کرنا چاہیئے تو ارشاد فرمایا کہ اس قدر جو اس کو صبح و شام کھلاوے اور یہ بھی ارشاد فرمایا جس سے وہ ایک دن و رات پیٹ بھر کر کھا لے اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور مشکوٰۃ کے حاشیہ میں ہے کہ کسی انسان کو جائز نہیں کہ اس کے پاس ایک دن کی غذا ہو اور وہ سوال کرے اور رد محتار میں ہے کہ جائز نہیں اُس شخص کو جس کے پاس ایک دن کی غذا بالفعل موجود ہو یا بالقوۃ جیسے تندرست کمانیوالا کہ وہ لوگوں سے کسی چیز کا سوال کرے اور اس کو دینے والا اگر اسکے حال کو جان کر دے تو گنہگار ہو گا کہ اس نے حرام کی اعانت کی۔

جملہ علوم و فنون کی کتابیں مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند یو پی
ہر وقت پیش کرتا ہے

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

حضرت قطب العالم خاتم الاولیاء والمحدثین فخر الفقہاء والمشائخ مولانا
رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر

مرثیہ

از قلم فیض رقم حضرت مولانا محمود حسن صاحب شیخ الہند مرحوم
جسکو
مولوی سید احمد مالک کتب خانہ اعزازیہ دیوبند نے
اپنے
[illegible]

ہر قسم کے قرآن مجید و حمائل مترجم و غیر مترجم نیز جملہ
تصانیف علمائے دیوبند اور کتب درسیہ اور کتابت فی پارہ
ملنے کا پتہ مولوی سید احمد مالک کتبخانہ اعزازیہ دیوبند
(دہلی)

غمِ مرشد ہے پر مرشد غموں کا ہے یہ وجدانی
خبر بھی ہے کہ اس جانِ جہاں نے ہم سے منہ موڑا
کوئی ہے وجہ ہم اپنے ہوئے ہیں دشمن جانی؟
نہ ہو صبحِ وطن کیونکر بتر شامِ غریباں سے
فراقِ دلربا میں گھر ہے رشکِ کنجِ زندانی
خبر ہے جان کو دل کی نہ دل کو جان کی پروا
فقط سینہ پہ ہے ہاتھ اور زانو پر ہے پیشانی
جو تھا موصل الی اللہ ہو گیا واصل بحق ہے ہے
پھریں ہیں ڈھونڈتے سرگشتگانِ تیہ بیابانی

جنید و شبلی و ثانی ابو مسعود انصاری
رشیدِ ملت و دیں غوثِ اعظم قطبِ ربانی
نسیمِ بحرِ رافت، فضلِ رحماں منبعِ احساں
قسیمِ فیضِ یزداں، ابرِ رحمت، ظلِ سبحانی
زمانہ نے دیا اسلام کو داغ اس کی فرقت کا
کہ تھا داغِ غلامی جس کا تمغائے مسلمانی
زباں پر اہلِ اہوا کی ہے کیوں اُعلُ ہُبَل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیِ اسلام کا ثانی

تن آسانی میں کھوئی عمر ساری کیا قیامت ہے
پشیمانی سے اب حاصل ہے کیا غیر از پریشانی
دل سوزدہ بہلے یوں ہی کچھ دوستو شاید
کریں مدح و ثنا میں آپ کی آؤ غزلخوانی

غزل مدحیہ

وہ صدیقِ معظم تھے سحابِ لطفِ رحمانی
وہ شمعِ دین و ملت تھے گلِ گلزارِ عرفانی
وہ تھے کبریتِ ایمانی وہ تھے یاقوتِ روحانی
ہے کیا کبریتِ احمر اور کیا یاقوتِ رُمّانی
قبولیت اسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبیدِ سود کا ان کے لقب ہے یوسفِ ثانی
رقابِ اولیا کیوں خم نہ ہوتیں آپ کے آگے
وہ شہبازِ طریقت تھے محی الدین جیلانی
خدا ان کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بیشک شیخِ ربانی
جدھر کو آپ مائل تھے ادھر ہی حق بھی دائر تھا
مرے قبلہ مرے کعبہ تھے حقانی سے حقانی

ہدایت جس نے ڈھونڈی دوسری جا ہو گیا گمراہ
وہ میزاب ہدایت تھے کہیں کیا نقشِ قرآنی
فقیہ باخبر ایسا کوئی یارو بتائے تو
ہو جس کا علم از عانی ہو جس کا حکم ایقانی
رخ زیبا ہو جس کا مظہر ادعی من السامع
محدث ایسا دیکھیں گے کہاں اے وائے حرمانی
مفسر ایسا لائیں گے کہاں سے یا خدا جس کے
ہوں قول و فعل دونوں کاشف اسرار قرآنی
مزارِ حق ہے کا تقصی عجائبہ پہ کیا کیجے
گیا زیر زمیں وہ محرم اسرار قرآنی
ہو سینہ جس کا مصباحِ نبوت کے لئے مشکوٰۃ
بجز مہدی نیابے این چنیں ہادی حقانی
گدایانِ درِ دولت کے کشکول و مرقع سے
نظر آتے تھے شرمندہ قبا رو تاج سلطانی
پھریں تھے کعبہ میں بھی پوچھتے گنگوہ کا رستہ
جو رکھتے اپنے سینوں میں تھے ذوق و شوقِ عرفانی
دلِ طالب میں کھینچی شاہدِ مقصود کی صورت
بنام ایزد وہ سلطان المشائخ تھے عجب مانی

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا

اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

ہائے غم ہائے ستم ہائے غضب، ہائے الم

آج اس سے بھی ہوا دیکھو تو خالی عالم

آگے کہنے کی ہے کچھ بات نہ سننے کی تاب

لب تلک آتا ہے لیکن یہ مقولہ پیہم

رحم بر بے کسیم ایسچ نہ کردی رفتی

اے کہ کف پائے تو بود تاجِ سرم

آج تو قاسم داماد سب ہی مرتے ہیں

اس کا کیا ذکر ہے برباد ہوئے تم یا ہم

منتظر بیٹھے ہیں اب ہم پہ گزرتا کیا ہے

قہر کا خوف ہے پر ساتھ ہے امیدِ کرم

تو رحیم و ملک و بار ہے سَلِّمْ سَلِّمْ

ہم جہول اور زیاں کار ہیں اِرْحَمْ اِرْحَمْ

اے اسیرانِ غمِ قاسمِ خیر و برکات

دے فقیرانِ سرِ کوئے رشیدِ جاہم

پیروی کرتے رہو سعی کو ہاتھوں سے نہ دو

یدے یا درمے یا قدمے یا قلم

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ یہاں ایک عرس
ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر پڑھا
یہ زباں پر اہل ہوا کی ہے کیوں اُعْلُ ہبل شاید
اٹھا عالم سے کوئی بانیٔ اسلام کا ثانی
صاحب مزار کے بارے میں ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں

الجواب

شعراء کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں والشعراء یتبعھم الغاوٗن الآیۃ
شعراء اس قسم کی بہکی باتیں کرتے ہیں جس سے مراتب کا لحاظ کھو بیٹھتے ہیں
بانیٔ اسلام معروف حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں کسی اور کے
متعلق اس قسم کی بات کہنا سراسر شریعت کے خلاف ہے

احقر قاری محمد امین عفا اللہ عنہ
مدرس دار العلوم حنفیہ عثمانیہ
محلہ ورکشاپی راولپنڈی
یکم ذوالقعدہ ۱۳۹۳ھ

جواب

اگر نعت خواں کی مراد شعر بالا سے صاحب مزار کو صفات نبوۃ ثابت کرنا ہو حتی کہ وصف
رسالت بھی تو یہ قول کفر ہے کیونکہ قرآن میں خاتم النبیین آپ کی صفت موجود ہے اور
دوسرے نبی کا دعوی کرنا نص قطعی کے مخالف ہے۔ ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن
رسول اللہ وخاتم النبیین۔ اور اگر مراد جمیع صفات کمالیہ محمدیہ میں سوائے نبوت کے تو یہ
قول فسق اور مخالف اہل سنت والجماعت ہے۔ اور اگر مماثلت صورت ظاہریہ میں یا اور ایک
صفت خاصہ غیر النبوۃ ولوازمہا ہے تو یہ امر شرعاً مستبعد نہیں مگر یہ امر اثبات طلب ہے
بغیر تحقیق کے یہ دعوی بھی جائز نہیں۔ ہاں صورت ثانی وثالثہ میں اگر مضامین [illegible]
مگر خلاف ادب ہے اور ادب یہ فسق [illegible]

الجواب صحیح [illegible]
الجواب صحیح [illegible]
حکیم عبد الشکور
[illegible]

الجواب

بانیٔ اسلام حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے علاوہ دوسرے کیلئے استعمال کرنا
درست نہیں ہے۔

محمد سعید مدرسہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ

مدرسہ عربیہ منبع العلوم [illegible]
[illegible]

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے یہاں
ایک عرس ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا

قبولیت ایسے کہتے ہیں مقبول ایسے ہوتے ہیں
عبید سود کا ان کے لقب ہے یوسف ثانی

کیا ایک عام غلام کو حسن یوسف سے تشبیہ دینا درست ہے؟

جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اس قسم کے اشعار کو شریعت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتی ہے۔
اور اس قسم کے اشعار کی وجہ سے ہی شریعت نے شعراء کو گمراہ لکھا ہے
کہ وہ خیالات کی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ اور گمراہی میں
پڑے ہوئے ہیں۔ دیکھیے سورہ شعراء کا آخری رکوع پارہ 19
شریعت کی نظر میں شعر وہی درست ہے جس سے دین کی خدمت ہو
اور موافقت ہو اور باقی جو واہی تباہی اشعار ہیں اور کی شریعت
میں سخت مذمت ہے۔ یہ شعر بھی انہیں اشعار میں شامل کر لیں
جو شریعت کو ناپسند ہیں۔

واللہ اعلم بالصواب

محمد اسمٰعیل [illegible]
۱۴ ذیقعدہ ۹۳ھ

نمبر ۸۴۷
۹۳
دار ال[illegible]
کراچی

خدا اُن کا مربی وہ مربی تھے خلائق کے
مرے مولا مرے ہادی تھے بے شک شیخ ربانی

(مرثیہ گنگوہی ص۸)

الجواب والیہ الموفق للصواب

یہاں اس بزرگ پر مربی کا اطلاق بمعنی تعلیم ظاہر یا باطن یا ہر دو کے ہے فلہذا
بصورت مراد اسکے کوئی خاص شرعی قبح نہیں ہے البتہ بوجہ ایہام کے مکروہ تنزیہہ
کے درجہ میں ہے بر سر عوام میں ایسے مبہم الفاظ سے احتراز مناسب ہوتا ہے
اور اگر عقیدہ فاسد ہو اور غلط معنی میں اسکو استعمال کیا گیا (جائے) تو جائز
نہ ہوگا۔ ہذا واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی
۲۶ جمادی الثانیہ ۱۳۹۲

۷۸۶

نقول وباللہ التوفیق۔ نعت خوان کا یہ شعر
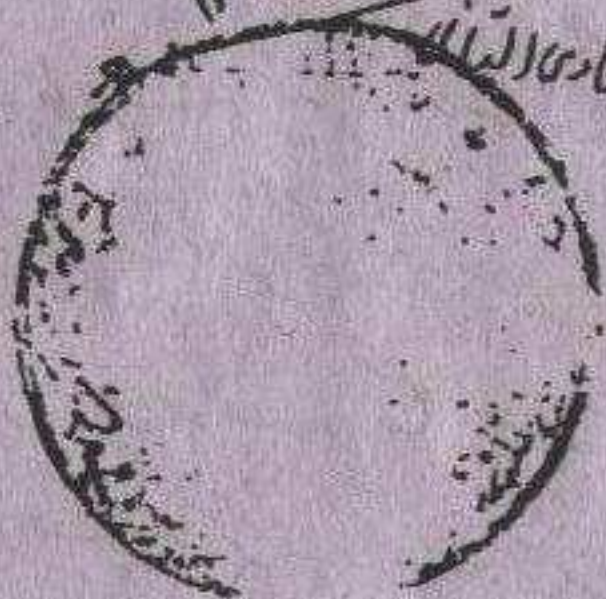
جبھی تو اب ساتھ تمھارے ہمیں بھی حق بھی دریا تھا ۔ میرے قبلہ میرے کعبہ تجھے حقانی سے حقانی
از روئے شرع شریف جائز نہیں کیونکہ جو ظاہر اس پر دال نہیں ہے وہ مراد شاعر نہیں اور جو مراد شاعر ہے
وہ جائز نہیں۔ زیادہ سے زیادہ جو تاویل ہو سکتی ہے وہ یہ ہے جو کہ شرح عقائد صفحہ ۶۵ پر
ہے کہ والحقیقۃ ان صرف العبد قدرتہ وارادتہ الی الفعل کسب وایجاد اللہ
تعالیٰ عقیب ذالک خلق یعنی نسبت عبد مقدم ہے ایجاد رب پر یا ایجاد رب بعد کسب عبد ہے
لیکن یہ معنی مراد شاعر نہیں کیونکہ اس معنی کے لحاظ سے صاحب مزار کی عظمت ثابت نہیں
ہوتی ہے معاملہ تو ہر عبد کے ساتھ ہے۔ شاعر کا مقصد صاحب مزار کی عظمت ہے جیسا کہ مصرعہ
(میرے قبلہ میرے کعبہ الخ) اس پر دال ہے تو مطلب تو یہ ہے کہ العیاذ باللہ حق سبحانہ
تابع ہے اور صاحب مزار متبوع اعاذنا اللہ منہ۔
بعد القدر بجائے ۔ اگر صاحب مزار پیغمبر تو نہیں کہ معصوم ہو اگر کبھی تو کوئی گناہ کر لیا ہوتا
تو گناہ کے صورت میں یہ لیسا [illegible] ہوتا جب حق تو اب ساتھ تمھارے ہمیں بھی حق بھی دار
[illegible] قطع نظر معیار شرع سے ولیسا بھی یہ کلام اردو کی لحاظ سے ساقط الاعتبار ہے کیونکہ اخر الکلام
معارض ہے اول الکلام سے۔ [illegible] مصرعہ اول سے معلوم ہوتا ہے کہ العیاذ باللہ
صاحب مزار متبوع ہے اور حق تابع۔ اور مصرعہ ثانی سے معلوم ہوتا ہے [illegible]
ہوتا ہے کہ صاحب مزار تابع حق ہے۔ کیونکہ کہتا ہے میرے قبلہ میرے کعبہ تجھے حقانی سے حقانی
کہتا ہے یعنی رجل حقانی یا رجل ربانی یعنی تابع حق یا تابع رب۔ خلاصہ یہ ہے کہ شعر مذکور
از روئے شرع ممنوع ہے اس سے تائب ہونا چاہئے۔

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابہ

مفتی دار العلوم [illegible]
عبداللطیف [illegible]
۲۳ ذوالقعدہ
سنہ ۹۳ھ

المجیب مصیب
محمد ایوب [illegible] غفرلہ

العلوم [illegible]

الجواب

بعد از سلام مسنون گزارش آنکہ یہ شعر اور تخیل ہو یا نہ درست یا نہ درست کی بات نہیں ہے
والشعراء یتبعہم الغاوٗن اگر شاعر کا خیال عریانی سے ننگاپن ہے تو
باوجود کفن کے بھی وہ ننگا ہے تو یہ بھی ولی کی توہین ہے حالانکہ کفن تو
شریعت نے مشروع کیا ہے اگر اس کا تخیل یہ ہے کہ صاحب مزار
ایسے نور مجسم تھے کہ باوجود کفن کے بھی اس میں عریاں تھے
تب بھی توہین ہے اگر سرے سے صاحب مزار کو بنی نوع انسان

سے نکال کر کوئی اور مخلوق میں شامل کرتا ہے مثلاً ملک جن وغیرہ
تو یہ بھی سراسر محجوب ہے اور یہ بھی ان کی توہین ہے
کیونکہ ساری مخلوق سے انسان برتر ہے ولقد کرمنا بنی آدم
یہ تو شیطان بھی نہیں مانتا بہرحال جو تخیل بھی کیا جاوے
بندہ کی سمجھ میں تو صاحب مزار کی توہین ہے اور بے ادبی ہے
باقی یہاں نور سے مراد نور ولایت لیا جائے تو پھر عریانی کا
مطلب نہیں بنتا ہاں اگر نور سے مراد ذات مقدس ہو جاوے
تو پھر شاعر کا یہ تخیل ٹھیک ہے کیونکہ وہ ممدوح کی مدح
میں نور مجسم کا لفظ استعمال کر کے جسم مراد لیا ہے
کہ جسم اس کا نور ہے بہرحال شرع شریف میں ایسا قول
قبیحہ اصل سنت خلاف ہے لکھنا گناہ ہے اور بے ادبی ہے

بے ادب محروم ماند از فضل رب

مفتی
لکھنہ محمد حسن غفرلہ مدرس مدرسہ عربیہ
احیاء العلوم عیدگاہ مظفرنگر
۱۲ ذیقعدہ ۹۳

مفتی شعیب احمد بخاری
مدرسہ احیاء العلوم

جواب

سید محمود آلوسی نے سورہ احزاب کی آیت لقد من اللہ علی المؤمنین اذ بعث فیہم
رسولا من انفسہم کی تفسیر کرتے ہوئے روح المعانی میں لکھا ہے۔ کہ شیخ ولی
الدین عراقی سے پوچھا گیا کہ آپ کا بشر ہونا عقیدہ اور آپ کا عربی ہونا علم ایمان
کے واسطے شرط ہے۔ اگر ایک شخص یہ کہتا ہو کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین
مانتا ہوں۔ لیکن میں یہ نہیں جانتا کہ آپ بشر ہیں یا فرشتے ہوا ہیں

شہید و صالح و صدیق ہیں حضرت باذن اللہ
حیات شیخ کا منکر ہو جو ہے اسکی نادانی

(مرثیہ گنگوہی ص۱۱)

الجواب: واللہ الموفق للصواب

الفاظ مذکورہ ظاہر معنے کے لحاظ سے قابل اعتراض ہیں کیونکہ الفاظ مذکورہ [بعض] زیادہ سے زیادہ الفاظ ذو وجوہ بدون تاویل صادق نہیں ہیں

~~[illegible]~~

عبدالرشید مفتی دارالعلوم تعلیم القرآن راجہ بازار راولپنڈی ۲۳ ذیقعدہ ۱۳۹۳ھ

وفاتِ سرورِ عالم کا نقشہ آپ کی رحلت
تھی ہستی گر نظیرِ ہستی محبوبِ سبحانی

۳۹۴
۱۲ ذیقعدہ

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کسی بھی شخص کی وفات کے مشابہ
نہیں ہو سکتی، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "لن یصابوا بمثلی"
یعنی اُمت کو میری وفات کی طرح کسی کی وفات کا صدمہ نہیں پہنچے گا۔
پس پہلا مصرعہ شرعاً غلط اور کذب ہے، دوسرا مصرعہ
مبالغہ سے خالی نہیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ
ولی حسن
دار الافتاء مدرسہ عربیہ اسلامیہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے یہاں ایک

عرس ہوا اُس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا۔

نہ رہے تشنہ آپ کی جانب تو بعد ظاہری کیا ہے

ہمارے قبلہ و کعبہ ہو تم دینی و ایمانی

کیا صاحب مزار کے بارے میں ایسا کہنا درست ہے؟

جواب

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

[illegible] بالا شعر میں صاحب مزار کو دینی اور ایمانی قبلہ و کعبہ کہا گیا ہے ۔ اگر اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ صاحب مزار دینی اور ایمانی امور میں آخری سند ہیں تو یہ بالکل غلط اور ناجائز ہے کیونکہ یہ حیثیت صرف خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی ہے اور اگر صرف عزت واحترام مراد ہے تو پھر بھی ایسے اشعار ناپسندیدہ ہیں کیونکہ اس میں صاحب مزار کو ایسے القاب دئیے گئے ہیں جو حضرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مخصوص سمجھے جائیں۔

واللہ اعلم

بندہ [illegible] عفی عنہ

15/11/93ھ

جامعہ عربیہ گوجرانوالہ

جواب صحیح الجواب 11/12/93ھ

مگر ایسا کہنا اصلاً حرام ہے بلکہ اگر اس شاعر کا عقیدہ بھی یہی ہے تو اسکو ایک کلمۂ [illegible] دوبارہ کہنے سے توبہ کرنی ضروری ہے۔ [illegible]

قریب الی الکفر ہے ۔ [illegible] ۔ فقط [illegible]

[illegible]

الجواب صحیح [illegible]

1393ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ [illegible] یہاں

ایک عرس ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا

وہ نہ ٹلا ہے نہ ٹلے گا نہ ٹلا تھا

اس کا جو حکم تھا، تھا سیف قضائے مبرم

کیا صاحب مزار کے بارے میں ایسا کہنا جائز ہے؟

جواب

عرس ہی بذات خود ناجائز اور بدعت ہے، حکم کی جو صفت اس شعر میں بیان کی گئی ہے وہ صرف خدائے تعالیٰ کے حکم پر صادق آتی ہے کسی اور کے حکم کی یہ صفت بیان کرنا صحیح نہیں۔

واللہ اعلم

کتبہ محمد رفیع عثمانی عفا اللہ عنہ

نائب مفتی دارالعلوم کراچی ۱۴

۱۲ / ۱۱ / ۹۳

۹۲

جواب

ایسا عقیدہ نص قرآن مجید کے سراسر خلاف ہے۔

ان الحکم الا للہ۔ وله الحکم۔ الا له الخلق والامر

جیسا کہ تشاؤن الا ان یشاء اللہ۔ کی آیات قرآنیہ سے بالکل واضح ہے

کہ صرف اللہ تعالیٰ کا ہی چلتا ہے اس عقیدہ سے توبہ کرنی چاہیے

واللہ الموفق

قاضی محمد زاہد الحسینی

جامعہ مدنیہ کیمبل پور

۱۳ ذی قعدہ ۹۳ھ

۲۹ دسمبر ۷۳ء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ چند دن ہوئے بیان
ایک عرس ہوا اس میں ایک نعت خواں نے یہ شعر کہا

مردوں کو زندہ کیا زندوں کو مرنے نہ دیا
اس مسیحائی کو دیکھیں ذری ابن مریم

صاحب مزار کے بارے میں ایسا کہنا جائز ہے یا نہیں۔

جواب

یہ کہنا صاحب مزار کے لیے جائز نہیں ہے کیونکہ زندوں کو مرنے نہ دینا
اور مردوں کو زندہ کرنا یہ دونوں خدا کے فعل خاص ہے اس میں
کسی اور کو شریک نہیں ہے اور عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جزوی طور
پر خدائے تعالیٰ نے یہ معجزہ دیا تھا یعنی خدا تعالیٰ نے اسکے ہاتھ
پر یہ معجزہ یعنی اپنا فعل جاری کیا ہے یہ عیسیٰ علیہ السلام
کے فعل میں نہیں ہے یہ کہنا بغیر تاویل شرک اور
کفر ہے فقط۔

جواب

صاحب مزار کے حق میں ایسا کہنا ناجائز ہے کیونکہ
یہ شعر موہم غلطی ہے۔ موت اور حیات
خداوند تعالیٰ کا فعل ہے۔ خلق الموت والحیاۃ
لیبلوکم الآیۃ تبارک الذی اور حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ
والسلام کو بطور معجزہ خداوند تعالیٰ نے دیا تھا۔ کسی بزرگ کے سوا
حضرت عیسیٰ علیہ کا معجزہ ثابت نہیں
خداوند تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ پر احیاء موتی
کے فعل کو ظاہر کرتے تھے واذ تخرج الموتی باذنی
حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فعل نہیں تھا
دوسرے شعر میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر ناظر
بنایا ہے۔ حاضر ناظر صرف خداوند تعالیٰ ہے

شرک کی دو قسمیں ہیں ایک شرک فی الذات جیسے عیسائی
تین خدا مانتے ہیں۔ اور ایک شرک فی الصفت
کہ کسی بندے کو خدا کی طرح صفت مانے

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ
کسی بزرگ کے متعلق مرثیہ لکھنا اور پڑھنا جائز
ہے یا نہیں

الجواب

خلاف شرع اشعار پڑھنا تو جائز نہیں خواہ مرثیہ ہوں یا غیر مرثیہ
اور خلاف شرع نہ ہوں تو جائز ہے۔ فقط واللہ اعلم

[illegible] عفا اللہ عنہ
مفتی مدرسہ [illegible] ملتان
۹۶/۱/۲ ۹۰

4
وھابی دیوبندی میٹرکس
اکابرین دیوبند کی کتابوں سے علماء دیوبند
کی بغاوتیں اور اختلافات
احمد رضا قادری رضوی سلطانپوری
nusratulhaq92@gmail.com
Presented By Mughal

یا اللہ عزوجل　　بسم اللہ الرحمن الرحیم .الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ .　　یا رسول اللہ ﷺ

اکابرینِ دیوبند کی کتابوں سے علماء دیوبند کی بغاوتیں اور اختلافات

وھابی دیوبندی میٹرکس 4

امابعد! مفتی محمد حسن دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ''ہم لکیر کے فقیر ہیں، ہمارے اکابر نے جو نقوش رقم کیے ہیں اس سے ہم آگے پیچھے ہونے کو تیار نہیں (خوشبو والا عقیدہ صفحہ ۵۰، بحوالہ اکابر کا باغی کون؟ صفحہ ۶۳)

ہمیں دیوبندیوں کی اس بات پر یقین ہے کہ وہ لکیر کے فقیر ہی ہیں اور جو ان کے علماء نے لکھ دیا بس اس کو آنکھیں بند کر کے مانتے چلے جاتے ہیں۔ علماء دیوبند اپنے اکابرین کی کتب کو اس قدر اہمیت دیتے ہیں جیسے کہ قرآن وحدیث ہوں کہ ایک لفظ بھی تبدیل نہیں کیا جا سکتا، اور جو بات دیوبندی علماء کی زبان سے نکل گئی بس وہ حرفِ آخر ہے یا قرآن کی آیت کی طرح ہے کہ تبدیل ہی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ثبوت کے لئے اتنی بات ہی کافی ہے کہ علماء دیوبند نے اپنی کتب میں جو متنازعہ [گستاخانہ] عبارات درج کی ہیں، لاکھ سمجھانے کے باوجود ان سے توبہ نہیں کی گئی۔ بلکہ ان عبارات کو عین اسلام ثابت کرنے کے لئے آج دن تک سر دھڑ کا زور لگا رہے ہیں۔ اور ان کے اِس جرم کی نشاندہی کرنے والے سنی علماء کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا گیا اور آج دن تک یہ سلسلہ جاری ہے۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ علماء دیوبندی کی ایسی کتب سے جہاں اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی علماء نے اختلاف کیا وہیں خود دیوبندی مکاتب فکر کے بعض علماء نے بھی انہی دیوبندی کتب، ان کتابوں کے الفاظ، انداز، کلمات، عبارات، عقائد ونظریات سے سخت اختلاف کیا اور ان کتابوں پر سخت تنقید کی۔ تقویۃ الایمان، حفظ الایمان، تحذیر الناس، آب حیات، جمال قاسمی، المھند، الشہاب الثاقب جیسی متعدد کتب کو جہاں دیوبندی علماء نہایت معتبر ومستند کتب مانتے ہیں، وہیں دیوبندیوں ہی کے بعض علماء ان کتب سے سخت اختلافات بھی کرتے ہیں شاید یہ ان کا تقیہ ہو لیکن مسئلہ تو ہے کہ آخر دیوبندی حضرات ان کتب کے حمایتی دیوبندی علماء اور مخالفیں دیوبندی علماء میں سے کس کی بات کو صحیح وقابلِ حجت تسلیم کرتے ہیں؟ کس کو سچا اور کس کو جھوٹا مانتے ہیں؟

آیئے ہم آپ کے سامنے علماء دیوبند کی چند معتبر ومستند کتب پیش کرتے ہیں اور یہ بتاتے ہیں کہ جن کتب کی وجہ سے دیوبندی وہابی حضرات ہم سنیوں سے دست وگریبان ہیں، انہی کتب سے خود بعض علماء دیوبند نے تنگ آ کر اعلانِ بغاوت کیا ہے، لہٰذا اگر ہم سنیوں کو ان کتابوں کی مخالفت کی بنا پر تنقید کا نشانہ بنایا جاتا ہے تو پھر ان دیوبندی علماء کے گریبان پر ہاتھ ڈالو۔

1 ......''تقویۃ الایمان'' امام الوہابیہ شاہ اسماعیل دہلوی......

کتاب تقویۃ الایمان امام الوہابیہ شاہ اسماعیل دہلوی کی تصنیف ہے ۔ ہندوستان میں یہ وہابیت کا پہلا بیج تھا، اس کی وجہ سے مسلمان دوفرقوں [سنی اور وہابی] میں تقسیم ہوگئے۔ **دیوبندی مولانا سید احمد رضا بجنوری نے بھی اس بات کا اقرار کیا اور لکھا کہ**

......''افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے مسلمانان ہندوپاک جن کی تعداد بیس کروڑ سے زیادہ ہے اور تقریبانوے فی صد حنفی المسلک ہیں، **دوگروہ میں بٹ گئے ہیں، ایسے اختلافات کی نظیر دنیائے اسلام کے کسی خطے میں بھی، ایک امام اور ایک مسلک کے ماننے والوں میں موجود نہیں ہے۔**(انوار الباری ج ۱۱ ص ۱۰۷ بحوالہ مولانا اسماعیل اور تقویۃ الایمان ،مصنف حضرت زید ابوالحسن فاروقی مجددی ص ۵۰)

وہابی حضرات جھوٹ بولتے ہوئے کہتے ہیں کہ مسلمانوں میں دوفرقے احمد رضا خان صاحب کی وجہ سے قائم ہوئے لیکن جس شخص میں ذراسی بھی عقل ہوگی وہ کبھی وہابیوں کی یہ بات نہیں مانے گا کیونکہ امام اہل سنت الشاہ احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش 1272ھ (1856 عیسوی) میں ہوئی۔ اور امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی صاحب 1194ھ میں پیدا ہوئے، اور 1246ھ کو پٹھانوں کے ہاتھوں بالاکوٹ میں قتل ہوئے۔ **یعنی امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی ''امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ' کی پیدائش سے تقریباً 26 سال پہلے مسلمانوں کو دوفرقوں میں تقسیم کرکے مرکر مٹی میں مل چکے تھے۔** لہذا پتہ چلا کہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش سے پہلے ہی اسماعیل دہلوی نے برصغیر پاک وہند (ہندوستان) میں'' **وھابی مذھب** '' کی بنیاد قائم کی اور امت مسلمہ میں فرقہ وہابیہ کا بدترین فساد بھرپا کیا اور ایک خدا، ایک نبی، ایک کعبہ اور ایک قرآن کو ماننے والوں کو دوگروہ میں تقسیم کیا۔

اسماعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان لکھی ہی اس لئے تھی تا کہ مسلمانوں کو آپس میں لڑا کر فرقوں میں تقسیم کیا جائے۔ اس بات کا اقرار خود اسماعیل دہلوی نے کیا اور دیوبندیوں کے حکیم الامت، مجدد، مفسر اشرفعلی تھانوی نے اپنی کتاب میں لکھا،

......:اسماعیل دہلوی نے کہا کہ **''مجھے اندیشہ ہے کہ اس [تقویۃ الایمان] کی اشاعت سے شورش ضرور ہوگی**......گو اس سے شورش ہوگی **مگر توقع ہے کہ لڑ بھڑ کر خود ٹھیک ہوجائیں گے۔** (ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴) اور اس کتاب کے بعد ہندوستان سے جو فتنے و فسادات نے جنم لیا آج پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لیے ہوئے ہے۔

......:اسماعیل دہلوی کے نئے ''وہابی'' مسلک کا رد شاہ عبد العزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگروں نے خوب کیا ،حضرت مولانا منور الدین صاحب جو کہ اسماعیل دہلوی کے ہم درس تھے انہوں نے اسماعیل دہلوی کے رد میں ''متعدد کتابیں لکھیں **اور ۱۲۴۸ھ والا مشہور مباحثہ جامع مسجد کیا۔ تمام علمائے ہند سے فتویٰ مرتب کرایا۔ پھر حرمین سے فتویٰ منگایا۔**......جامع مسجد کا شہرہ آفاق مناظرہ ترتیب دیا جس میں ایک طرف مولانا اسماعیل اور مولانا عبدالحی تھے اور دوسری طرف مولانا منور الدین اور تمام علمائے دہلی'' (آزاد کی کہانی آزاد کی زبانی از عبد الرزاق ملیح آبادی ص 36)۔

یہ مناظرے، فتوے، اختلافات اس وقت شروع ہوئے جب امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش بھی نہیں ہوئی تھی تو خود سوچیئے کہ اختلاف کی جڑ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ ہیں یا کہ فسادات اور تفرقہ بازی کی جڑ امام الوہابیہ اسماعیل دہلوی ہیں؟

پھر دیکھئے خود علمائے وہابیہ کے اقرار سے یہ ثابت ہوا کہ ایک طرف امام الوہابیہ اور عبدالحئی تھے اور دوسری طرف دہلی کے تمام بڑے بڑے علمائے موجود تھے جن کے پاس تمام علمائے ہند اور حرمین شریفین کے فتوے بھی موجود تھے۔ اب خود غور کیجیے کہ کیا علماء اسلام کی اکثریت جاہل و گمراہ تھی یا کہ یہ دو وہابی مولوی؟

اسماعیل دہلوی کی کتاب سے نہ صرف اہل سنت والجماعت نے اختلاف کیا بلکہ خود ان کے ہم مسلک علماء نے بھی ان کی مخالف کی۔

۞ ......: **دار العلوم دیوبند کے بانی قاسم نانوتوی دیوبندی** اور **انور شاہ کشمیری** اس کتاب سے راضی نہیں تھے۔ ملخصاً (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ205,204)

۞ ......: انور شاہ کشمیری دیوبندی کے مطابق **اس رسالہ کی محدثانہ نقطہ نظر سے بھی خامیاں ہیں**۔ (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ ۲۰۵)

دہلوی صاحب نے اپنی اس کتاب میں اللہ تبارک وتعالیٰ، انبیاء اکرام واولیاء عظام کی شان میں ایسے گستاخانہ اور سخت الفاظ، جملے استعمال کیے کہ خود دیوبندی علماء کو بھی اس کا اقرار کرنا پڑا۔

۞ ......: اسماعیل دہلوی نے خود اس جرم کا اقرار کیا اور کہا کہ ''میں نے یہ کتاب لکھی ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس میں بعض جگہ ذرا **تیز الفاظ** بھی آ گئے ہیں اور **بعض جگہ تشدد** بھی ہو گیا ہے'' (ارواح ثلاثہ صفحہ ۸۴)

۞ ......: تقویۃ الایمان کے مصنف نے جن پانچ وہابی علماء کے سامنے تقویۃ ایمان کو تصدیق [غور و فکر] کے لئے پیش کیا تو ان میں سے دو وہابی علماء نے تقویۃ الایمان کے **بعض مضامین سے اختلاف کیا اور تبدیل کرنے کا مشورہ دیا**۔ لیکن تبدیل نہ کیا گیا۔ ملخصاً (ملفوظات محدث کشمیری صفحہ205,204، ارواح ثلثہ، اشرفعلی تھانوی دیوبندی)

۞ ......: دیوبندی امام رشید احمد گنگوہی نے بھی دہلوی کے اس جرم کا اقرار کیا کہ تقویۃ الایمان'' کے **بعض مسائل میں بظاہر تشدد ہے**۔ (فتاویٰ رشیدیہ صفحہ ۲۲۶)

۞ ......: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے مطابق بھی ''**تقویۃ الایمان میں بعض الفاظ جو سخت واقع ہیں**'' (امداد الفتاویٰ جلد۴ ص ۱۱۵)

۞ ......: غلام رسول مہر صاحب لکھتے ہیں کہ تقویۃ الایمان میں ''شاہ صاحب کی عبارت ایسی سادہ، سلیس، شگفتہ اور دلکش ہے کہ چند مخصوص الفاظ و محاورات کو چھوڑ کر آج بھی ایسی دلکش کتاب لکھنا سہل نہیں (مقدمہ تقویۃ الایمان صفحہ ۳۱)

اور ایسے ہی بعض مسائل عبارات و جملے جن میں تیز الفاظ، سخت الفاظ اور تشدد سے کام لیا گیا ان ہی کے بارے میں ہم سنی بھی کہتے ہیں کہ ان میں گستاخیاں و بے ادبیاں ہیں۔ لیکن اگر ہم کچھ کہیں تو دیوبندی وہابی حضرات ہمارے خلاف شور شرابا بھرپا کرتے ہیں اور ہمیں مارنے کو دوڑتے ہیں۔ کاش کے دہلوی صاحب ایسے الفاظ استعمال ہی نہ کرتے تو آج امت مسلمہ اس طرح تقسیم نہ ہوتی۔

۞......: آج دیوبندی علماء نے مجبور ولا جواب ہو کر تقویۃ الایمان میں جگہ جگہ عبارات کو تبدیل کر دیا ہے۔ حضرت مولانا محمد علی رضا قادری مدظلہ العالی نے پوری ایک کتاب بنام ''تقویۃ الایمان میں تحریف کیوں؟''، لکھی۔ جس میں وہابی دیوبندی علماء کی وہ عبارت پیش کی ہیں جن میں خود وہابی علماء نے اپنے امام اسماعیل دہلوی کی کتاب تقویۃ الایمان کی بے شمار عبارات کو تبدیل کر دیا۔ بلخصوص وہ گستاخانہ عبارات جن کی بناء پر اسماعیل دہلوی کی مخالفت کی گئی تھی ان عبارات کو تبدیل کر دیا گیا۔

معلوم ہوا کہ اسماعیل دہلوی کی کتاب سے نہ صرف سنی علمائے نے اختلاف کیا بلکہ خود بعض علمائے دیوبند علماء کو بھی اس سے سخت اختلاف تھا۔ حتا کہ علماء دیوبند نے اس بات کا صاف اقرار کیا کہ ''افسوس ہے کہ اس کتاب (تقویۃ الایمان) کی وجہ سے مسلمانان ہندو پاک......دو گروہ میں بٹ گے ہیں ملخصاً (انوار الباری ج ۱۱ ص ۱۰۷)

تو اسماعیل دہلوی اور ان کی کتاب کو جو دیوبندی وہابی حضرات عین اسلام و ایمان قرار دیتے ہیں اور تمام دین اسلام انہی کتابوں میں بند سمجھتے ہیں وہ ذرا اپنی ان کتابوں کو اٹھا کر دیکھیں، کہ خود ان کے علماء بھی دہلوی و تقویۃ الایمان کے باغی ہیں۔

ے انھیں سمجھا تھا، اہل درد میں نے — جب راز کھلا تو فقط اک تماشا نکلا

2 ......''تحذیر الناس'' بانی دار العلوم دیوبندی قاسم نانونوی......

یہ کتاب ۱۲۹۰ھ/۱۸۷۲ء میں بانی دار العلوم دیوبند [بقول دیوبندی] قاسم نانوتوی نے تحریر کی۔

۞......: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کہتے ہیں کہ ''جس وقت مولانا [قاسم نانوتوی] نے تحذیر الناس لکھی ہے کسی نے ہندوستان بھر میں مولانا کیساتھ موافقت نہیں کی بجز مولانا عبدالحیٔ صاحب کے'' (الافاضات الیومیہ 5/296، قصص الاکابر 159) لیکن بعد میں عبدالحیٔ دیوبندی بھی مخالف ہو گے تھے۔ دیکھئے رسالہ ''ابطال اغلاطِ قاسمیہ ۳۹'' [۱۳۰۰ھ/۱۸۸۲ء] میں عبدالحیٔ دیوبندی کے دستخط موجود ہے۔

۞......: دیوبندی حکیم الامت اشرفعلی تھانوی نے لکھا کہ مولانا نانوتوی [تحذیر الناس کی اشاعت کے بعد] باڈی گارڈ رکھتے تھے، چھپ کر رہتے، سفر کرتے تو نام تک نہیں بتاتے، بلکہ اپنا نام خورشید حسین بتاتے، یہ کتاب مولانا نانوتوی کے لئے مصیبت بن گئی تھی۔ ملخصاً (ارواح ثلثہ حکایت نمبر ۲۶۵)

۞......: خود بانی دار العلوم دیوبند قاسم نانوتوی صاحب کو غصہ تھا کہ احسن نانوتوی نے تحذیر الناس کیوں شائع کر دی، کہتے ہیں ''پر خدا جانے ان کو کیا سوجھی جو اس کو چھاپ ڈالا جو باتیں سننا پڑیں۔ ملخصاً (قاسم العلوم، از نور الحسن راشد کاندھلوی صفحہ ۵۵۰)

اس کتاب میں دیوبندی امام قاسم نانوتوی نے بہت سارے گستاخانہ و بدعتی نظریات لکھے، جن سے خود ان کے ماننے والے بعض دیوبندی علماء نے اختلاف سخت کیا۔

۞......: قاسم نانا توی صاحب نے حضور ﷺ کے لئے نبوت بالذات اور باقی انبیاء کے لئے بالعرض نبوت کا قول کیا ''غرض اور

انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل و رعکس محمدی ہے کوئی کمال ذاتی نہیں (تحذیر الناس ۳۸) لیکن دیوبندیوں کے مولوی انور شاہ کشمیری نے نبوت بالذات اور بالعرض کی تقسیم کو قرآن پر زیادتی اور محض اتباع ہوا قرار دیا ہے [یعنی خواہش نفسانی کی پیروی] (خاتم النبین صفحہ ۳۸) اور آپ نے ''عقیدہ الاسلام'' صفحہ ۲۰۶ پر اس تقسیم کو ناجائز قرار دیا ہے۔

❁ ......: انوار شاہ کشمیری ہی نے نانوتوی کی تشریح اثر ابن عباس کو خلافِ قرآن ظاہر کیا ہے اور نانوتوی پر مالیس لک بہ علم (جس چیز کا تجھے علم نہیں) میں داخل دینے کا طعن کیا ہے۔ ملخصاً (فیض الباری جلد ۳ ص ۳۳۳)

❁ ......: دیوبندیوں ہی کے مناظر محمد امین صفدر اکاڑوی نے لکھا کہ ''اگر کوئی کہے کہ میں آپ کو خاتم النبین تو مانتا ہوں مگر خاتم النبین کا معنی نبی گر ہے یعنی آپ ﷺ مہریں لگا لگا کر نبی بنایا کرتے تھے تو یہ بھی کفر ہے'' ملخصاً (تجلیات صفدر ۲/۵۹۲)

❁ ......: دیوبند ہی سے مکتبہ راشد کمپنی نے تحذیر الناس شائع کی تو اس عبارت [اگر بالفرض آپ کے زمانہ میں......] گستاخانہ عبارت کو بدل دیا۔

تو میرے عزیز دوستو! غور و فکر کیجیے کہ اگر دیوبندیوں کے امام قاسم نانوتوی کی یہ کتاب گمراہیوں، گستاخیوں اور بے ادبیوں سے بالکل پاک و صاف اور اسلام کے عین مطابق ہوتی تو کیا خود علماء دیوبند اس کتاب سے اختلاف کرتے؟ آخر خود علماء دیوبند نے اس کتاب اور اس کے نظریات سے اختلاف کیوں کیا؟ کیا اس کا جواب یہ نہیں کہ جن کو دیوبندی اپنا پیشواء و رہنما مانتے ہیں وہ خود راہ حق سے بھٹکے ہوئے ہیں۔

مجھے ہم سفر بھی ملا کوئی تو شکستہ حال میری طرح
کہیں منزلوں سے بھٹکا ہوا، کہیں راستوں میں لٹا ہوا

4،3 ﴾......''آب حیات، جمال قاسمی'' بانی دار العلوم دیوبند قاسم نانوتوی......﴿

ان دونوں کتابوں کے مصنف بھی بانی دار العلوم دیوبند [بقول دیوبندی] قاسم نانوتوی ہیں۔ قاسم نانوتوی نے ان کتابوں کے اندر ایسے ایسے من گھڑت عقائد و نظریات بیان کئے کہ خود بعض دیوبندی علماء بھی ان سے شدید اختلاف کرنے پر مجبور ہو گے۔

❁ ......: جیسا کہ **قاسم نانوتوی نے ایک من گھڑت عقیدہ لکھا کہ ''ارواح انبیاء کرام علیہم السلام کا اخراج نہیں ہوتا** (جمال قاسمی ص ۱۶) ''رسول اللہ ﷺ کی حیات دنیوی علی الاتصال اب تک برابر مستمر ہے۔ اس میں انقطاع یا تبدل یا تغیر جیسے حیات دنیوی کا حیات برزخی ہو جانا واقع نہیں ہوا۔ (آب حیات ص ۳۷)

یعنی قاسم نانوتوی کے مطابق انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے اجسام مقدسہ سے ارواح [روح] نہیں نکلتی۔ لیکن قاسم نانوتوی کے اس نظریے کے خلاف دیوبندیوں کے امام سرفراز صفدر نے قاسم نانوتوی کے اس نظریئے کو جمہور علماء اسلام کے خلاف قرار دیا چنانچہ لکھتے ہیں کہ ''**جمہور علماء اسلام موت کے معنیٰ انفاک الروح عن الجسد ہی کرتے ہیں**''۔ (تسکین الصدور ۲۱۶) جب تمام مسلمان

اس نظریہ کے حامل ہیں تو نانوتوی جو اس نظریہ کے حامل نہیں ہیں وہ مسلمان ٹھہرے یا کہ نہیں؟ آخر دیوبندی مفتی حضرات ان پر فتویٰ کیوں نہیں دیتے؟ صاف ظاہر ہے کہ یہ دیوبندی امام صاحب ہیں اس لئے فتوے سے بری الزمہ ہیں۔

☆ دیوبندی شیخ سید حسین نیلوی شاہ نے قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقیدہ کے بارے میں لکھا کہ ''مگر انبیاء کرام علہیم السلام کے حق میں مولانا نانوتوی قرآن وحدیث کی نصوص وارشادات کے خلاف جمال قاسمی ص ۱۵ میں فرماتے ہیں: ارواح انبیاء کرام علہیم السلام کا اخراج کا نہیں ہوتا (ندائے حق جلد اص ۱۲۷)

شعبدہ گر بھی پہنتے ہیں خطیبوں کا لباس
بولتا جہل ہے بدنام خرد ہوتی ہے

شکر ہے کہ کسی دیوبندی نے زبان تو کھولی لیکن مسلک پرستی کا بدترین مظاہرہ دیکھئے کہ ایسے شخص کو پھر بھی اپنا پیشواء تسلیم کرتے ہیں۔ بحر حال ہم مفتیانِ دیوبند سے پوچھتے ہیں کہ ایسا شخص جس کا عقیدہ قرآن وحدیث کی نصوص وارشادات کے خلاف ہو اس پر کیا شرعی حکم عائد ہوتا ہے؟

۞ ......: اسی طرح دیوبندی نیلوی صاحب مزید لکھتے ہیں ''بہر حال حضرت [قاسم نانوتوی] رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک وہ نہیں جو دوسرے علماء کا ہے۔ (ندائے حق جلد اص ۲۰۷) نیلوی صاحب نے دوسرے علماء کا مسلک صحیح بتایا ہے تو جب قاسم نانوتوی نے ان دوسرے علماء کے خلاف من گھڑت مسلک اختیار کیا تو ان کا مسلک من گھڑت وباطل ٹھہرا کہ نہیں؟ غور کیجیے۔

۞ ......: دیوبندی نیلوی صاحب اپنے امام کے خلاف یوں کہتے ہیں کہ ''حضرت نانوتوی جس معنیٰ سے موت مانتے ہیں یہ معنیٰ متعارف نہیں بلکہ حضرت موت بمعنیٰ ''ستر الحیاۃ'' لیتے ہیں۔ (ندائے حق ۱/۲۷۵) قاسم نانوتوی نے ایسے ایسے معنیٰ گھڑے جو کہ خود علماء دیوبند نے کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھے تھے اس لئے علماء دیوبند نے ان سے اختلاف بھی کیا، اور انہی من گھڑت معنوں میں ''ختم نبوت'' کا جدید معنیٰ گھڑا جس کی بناء پر علماء اہل سنت والجماعت نے بھی ان سے شدید اختلاف کیا۔

۞ ......: کوئی یہ نہ سمجھے کہ دیوبندی علماء نے خواہ مخواہ ان سے اختلاف کیا بلکہ قاسم نانوتوی کے من گھڑت عقائد ونظریات قرآن و حدیث کے خلاف تھے اس لئے دیوبندی علماء نے بے بس ولاچار ہو کر قاسم نانوتوی سے اختلاف کیا، دیوبندی نیلوی صاحب لکھتے ہیں کہ ''لیکن حضرت نانوتوی کا نظریہ صریح خلاف ہے اس حدیث کے جو امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں نقل فرمائی ہے''۔ (ندائے حق ۱/۶۳۶)

۞ ......: اسی طرح سجاد بخاری فاضل دیوبند نے قاسم نانوتوی کی اسی کتاب ''آب حیات'' میں درج نانوتوی کے موقف کے بارے میں لکھا کہ ''حضرت نانوتویؒ کی اختیار کردہ رائے جمہور سلف وخلف اور جمہور علماء امت کے خلاف ہے'' (اقامۃ البرھان صفحہ ۲۱ کتب خانہ رشدیہ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار، راولپنڈی)

۞ ......: اور حد تو یہ ہے کہ دیوبندیوں کے بہت بڑے مولوی عنایت اللہ شاہ بخاری نے بانی دار العلوم دیوبند کی کتاب ''آب

حیات'' کو جوتیوں پر ڈالا [پھینکا]۔ (سوط العذاب صفحہ ۵)

لہذا دیو بندی حضرات کی قاسمی کشتی خود منجھدار میں پھنسی ہے، اس لئے اس میں بیٹھنے والوں کے ایمان کو بھی سخت خطرہ ہے۔

؎ رہا گردشوں میں ہر دم میرے عشق کا ستارہ
کبھی ڈگمگائی کشتی کبھی کھو گیا کنارہ

5 ...... ''بلغتہ الحیر ان'' حسین علی دیو بندی ......

......: حیاتی دیو بندیوں کے پیر زاہد الحسینی صاحب اپنی کتاب رحمت کائنات میں ''ضروری گزارش'' کا عنوان قائم کر کے لکھتے ہیں کہ ''اس لئے ایسی کتابیں پڑھنے سے منع فرمایا۔ حکیم الامت حضرت تھانویؒ نے ایک ایسی ہی کتاب اپنے کتب خانہ میں رکھنے کی اجازت نہ دی **بلکہ جلادی گئی تھی**۔ (رحمت کائنات ص ۵۰۷ بحوالہ اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸)

مماتی گروپ کے خضر حیات بھکروی لکھتے ہیں کہ ''ہائے افسوس!...... حسینی صاحب [دیو بندی] کی مراد ایسی کتابوں سے بلغتہ الحیر ان [ہے]۔ (اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸ مکتبہ حسینہ اٹک)

خضر حیات صاحب مزید لکھتے ہیں کہ ''اگر کسی کو وہم ہو کہ شاہد موصوف [حیاتی دیو بندی] حسینی صاحب نے کسی اور کتاب کا تذکرہ کیا ہو تو وہ ''امداد الفتاویٰ جلد ۶ ص ۱۱۹'' ملاحظہ فرمالے۔ (اکابر کا باغی کون؟ ص ۴۸ مکتبہ حسینہ اٹک)

وہ لوگ جن سے تیری بزم میں تھے ہنگامے
گئے تو کیا تری بزم خیال سے بھی گئے

بلغتہ الحیر ان کتاب میں بھی ہمارے آقا ﷺ کی شان میں گستاخیاں بکی گئی ہیں، لیکن خدا کی قدرت دیکھئے کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ کے گستاخ دنیا میں بھی جلے ہیں اور آخرت میں بھی ہمیشہ ہمشیہ جلتے رہیں گے، اسی طرح ان کی کتابیں بھی جل رہی ہیں۔

6 ...... ''الشہاب الثاقب'' حسین احمد مدنی دیو بندی ......

اس کتاب کے مصنف دیو بندیوں کے شیخ الہند حسین احمد مدنی ہیں، اس کتاب میں بھی غلط زبان اور نہایت سخت مزاجی سے کام لیا گیا ہے۔ علماء اہل سنت والجماعت کے خلاف 300 سے زائد نازیبہ الفاظ استعمال کیے گئے ہیں۔ خود دیو بندی علماء نے بھی اس بات کا اعتراف کیا اور لکھا کہ

......: ''اس کی زبان اور حضرت مولانا [حسین احمد مدنی دیو بندی] کی **غیر معمولی مزاجی شدت کی وجہ سے اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوسکا**۔ (نقوش رفتگاں ۲۹۹، تقی عثمانی)۔

......: پھر اس کتاب میں دیو بندیوں نے اپنے ایک مولوی کی کتاب [سیف نقی] سے من گھڑت حوالہ بغیر تحقیق کیے لکھ دیئے اور جس طرح اس نے مکھی پر مکھی ماری اسی طرح دیو بندیوں کے شیخ الہند حسین احمد مدنی نے بھی مکھی پر مکھی ماری اور جھوٹے حوالے

بیان کردیئے۔

دیوبندی تقی عثمانی نے اس بات کا اقرار ان الفاظ میں بیان کیا کہ ''اس [شہاب ثاقب] میں ایک خاص کمزوری یہ ہے کہ اس میں ''سیف النقی'' کے اعماد پر ۲ حوالے غلط دے دیئے گئے ہیں......اس غلطی نے ''الشہاب الثاقب'' کی افادیت کو بہت نقصان پہنچایا''۔ (نقوش رفتگان ۲۹۹،۳۰۰ تقی عثمانی)

دیوبندی حکیم اشرفعلی تھانوی بغیر تحقیق کی ایسی باتوں کے بارے میں کہتے ہیں کہ ''ایک سلسلہ گفتگو میں فرمایا کہ یہ اہل باطل ہمیشہ اہل حق پر اعتراض ہی کرنے میں مشغول رہتے ہیں۔ان کو کبھی کوئی کام کی بات بیان کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور حدود کا تو ان لوگوں میں مطلق خیال ہی نہیں۔ بدون تحقیق جو جی چاہا اور جس کی نسبت چاہا کہدیا۔ یہ قلب میں دین نہ ہونے کی دلیل ہے۔ (ملفوظات حکیم الامت جلد دوم ملفوظ ۵۶)۔

تو معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کو بھی اقرار ہے کہ ان کے شیخ الہند حسین احمد مدنی کی اس کتاب میں من گھڑت حوالے درج کیے گے، اور حسین احمد مدنی صاحب کی غیر معمولی مزاجی شدت [جو گالی گلوچ بکی ہیں اور کذب بیانی اور دھوکا دہی سے کام لیا ان] کی وجہ سے اس سے زیادہ فائدہ نہیں ہوسکا۔

حضرت علامہ مولانا اجمل شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اس کتاب کے رد میں لاجواب کتاب ''ردشہاب ثاقب'' تحریر فرمائی، اہل تحقیق حضرات سے گزارش ہے کہ شہاب ثاقب اور ردشہاب ثاقب دونوں کا مطالعہ کیجیے۔ان شاءاللہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے گا۔

7 ......''المہند''، خلیل احمد انبیٹھوی دیوبندی......

دیوبندی خلیل احمد انبیٹھوی نے ''المہند'' ۱۳۲۵ھ میں تحریر کی۔لیکن شائع کب ہوئی اس کے بارے میں خود دیوبندی مسلک ہی کے مولانا اکمل محمد سعید دنیوی دیوبندی [المہند کو غیر معتبر تسلم کرتے ہوئے] لکھتے ہیں کہ

۞......: ''المہند کو تحریر سے ستائیس [27] سال بعد اور مولوی احمد رضا بریلوی کی وفات سے بارہ [12] سال بعد طبع کرایا گیا اب سوال یہ ہے کہ حضرت مولانا سہارنپوریؒ نے اپنی زندگی میں کیوں نہیں چھپوایا اور ستائیس سال مسودہ کس نے محفوظ رکھا؟ اور کتاب تو مولوی احمد رضا خان بریلوی کے خلاف لکھی گئی تھی تو یہ اس کی زندگی میں چھپوانا چاہیے [تھی] اس کی وفات سے بارہ سال بعد دکیوں چھپوایا؟ کیا ضرورت محسوس ہوئی۔ معلوم نہیں ہوا کہ ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت اس میں ترمیم واضافہ کرکے چھپوایا ہے'' (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، مقدمہ صفحہ ۱۷۔المکتبۃ الطاہریہ کھوئی برمال مردان)۔

معلوم ہوا کہ المہند ایک خاص تعصبی نظریئے کے تحت ترمیم واضافہ [یعنی ردوبدل] کے بعد چھپوائی گئی تھی۔لہذا اب اس کتاب کی تصدیقات کو کس طرح صحیح اور معتبر مانا جاسکتا ہے، بلکہ پوری کتاب ہی مشکوک ٹھہری لیکن دیوبندی حضرات بضد ہیں کہ یہ علماء

دیوبند کی مصدقہ ومعتبر کتاب ہے۔

۞......: ایک دیوبندی صاحب کی زبان سے بے خیالی سے سچ نکلا اور یوں بولے کہ ''بات ظاہر ہے کہ **یہ حضرات [یعنی اکابرینِ دیوبند] المہند علی المفند کو ایک دفع الوقتی کتاب سمجھے تھے** جیسا کہ کتاب کے نام سے ظاہر ہے اور یہ عقائد علماء دیوبند نہیں'' (شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ہندوستان کے علمائے حق، غرض ناشر صفحہ ۵)۔

اور یہ بات اب تجربے سے بھی ثابت ہو چکی ہے کہ المہند ایک دفع الوقتی کتاب تھی کیونکہ المہند کی اشاعتِ اول سے لیکر آج تک نہ صرف اس میں ترمیم واضافہ کیا جارہا ہے بلکہ اب تو اس کے متعدد عقائد سے دیوبندی کھل کر اختلافات کررہے ہیں۔

۞......: سید عنایت اللہ شاہ بخاری دیوبند کے بہت بڑے بزرگ ہیں۔ دیوبندی مناظر خضر حیات صاحب اپنی کتاب میں ان کے بارے میں یوں لکھتے ہیں کہ ''پیر طریقت امام الدعوۃ مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب بخاری'' (اکابر کا باغی کون؟ صفحہ ۱۱)

عنایت اللہ شاہ بخاری کو بھی اپنے دیوبندی اکابرین کی کتاب ''المہند'' پر اطمینان نہیں تھا چنانچہ مولوی عبدالحمید سوتی دیوبندی صاحب لکھتے ہیں کہ ''اگر مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب کا المہند جس کو مرتب کرنے والے حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ہیں اور جس پر حضرت شیخ الہند سے لیکر حضرت مفتی کفایت اللہ تک تمام ذمہ دار حضرات کے دستخط موجود ہیں **اس پر اطمینان نہیں تھا تو اس کے اظہار کی یہ صورت تو کسی طرح بھی اچھی نہیں تھی**۔ (فیوضات حسینی ترجمہ تحفہ ابراہیمہ مقدمہ صفحہ ۴۵ ادارہ اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ بحوالہ کلمۃ الحق شمارہ ۹ ص ۸۶)۔

خود دیوبندی نے اپنے ہی دیوبندی مولوی کے بارے میں یہ اقرار کیا کہ ان کو المہند پر اطمینان نہیں تھا۔ اس سے بھی معلوم ہوا کہ علماء دیوبند کے ماننے والوں میں بعض ایسے علماء دیوبند بھی موجود تھے اور ہیں جو آج المہند پر اعتبار ہی نہیں کررہے اور ان کے دل میں بھی اطمینان نہیں۔

۞......: دیوبندی مولانا جناب حسین احمد نیلوی صاحب المہند پر **مفتی اعظم ہند** (بقول دیوبندی) کی تقریظ کا جواب کے عنوان میں لکھتے ہیں۔ ''المہند سے استاد جی کے دستخط کرنا فضول سی بات ہے کیونکہ کسی معتمد علیہ کی تصنیف شدہ کتاب کو تقریظ کرنے والا التقریظ کرتے وقت من ادلہ الی آخرہ ایک ایک حرف کرکے کوئی نہیں دیکھتا خصوصاً وہ ہستیاں جن کے سر پر بیسوں ذمہ داریاں ہوں۔ الی قولہ **پھر خود المہند میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت ان جید علماء کی طرف کرنا ان کی توہین ہے** پھر اس میں کئی کتابت کی غلطیاں ہیں بلفظہ (الکتاب المسطور جلد اول ص ۴۶۰ سرفراز صفدر صاحب)

معلوم ہوا کہ دیوبندی علماً کے نزدیک بھی اپنے اکابرین کی اس کتاب ''المہند'' میں ایسی غلطیاں ہیں جن کی نسبت دیوبندی اکابرین کی طرف کرنے کو بھی وہ توہین تصور کرتے ہیں۔

چمن میں تھیں ڈالیاں ہزاروں مگر مقدر کا کھیل دیکھو
گری اسی شاخ پر ہے بجلی بنایا جس پر تھا آشیانہ

۔۔۔۔۔۔دیوبندیوں کا دیوبندیوں کو لاکھوں کا چیلنج۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔: دیوبندیوں نے اپنی اسی کتاب ''المہند'' کے نام کا معنی وترجمہ ''**عقائد علماء اھل سنت دیوبندی**'' شائع کیا ہے۔ یہ نام بعد کے علماء دیوبند کی طرف سے سامنے آیا لیکن اس نام سے بھی دیوبندی علماء میں سخت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس لئے دیوبندی فرقہ ہی کے علامہ خضر حیات دیوبندی [مماتی] سیخ پا ہوتے ہوئے یوں چیخے کہ

''محقق ثمن صاحب!! [حیاتی دیوبندی] اگر آپ یا آپ کی جماعت [یعنی دیوبندی حیاتی] عربی لغت کی کسی کتاب سے المہند علی المفند کا یہ معنی (عقائد علماء اہل سنت علماء دیوبند) بتادے، تو ہم آپ کو ایک ایک حرف پر ایک ایک لاکھ انعام دیں گے اور اگر نہ دکھا سکیں تو خدارا کچھ شرم وحیا فرمائیں، لغت عرب اور کتب اکابرین کو اپنے مظالم کا تختہ مشق نہ بنائیں۔ تعجب ہے آپ لوگوں پر، کہ کبھی تو آپ [یعنی دیوبندی حیاتی فرقے والے] کتاب اللہ کی معنوی تحریف سے نہیں چوکتے اور کبھی مخلوق کی کتابوں کو اسرائیلی ذہن کے مطابق تحریف و تخریب کا نشانہ بناتے ہیں۔ اب آپ خود سوچیں کہ آپ [دیوبندی حیاتی علماء] نے اپنے مذموم مقاصد کے حصول کی خاطر المہند علی المفند کے نام میں بھی تحریف کرڈالی۔۔۔۔۔۔ اگر آپ [یعنی حیاتی دیوبندی] المہند کو عقائد علماء دیوبند کہنے پر مصر ہیں، تو المہند کے مؤلف یا تصدیق کنندگان اکابرین میں سے صرف ایک ہی نام پیش فرمادیں، جنہوں نے المہند کو علی الاطلاق اصول عقائد کی کتاب قرار دیا ہو یا معیار اہل السنّت اور معیار دیوبندیت کہا ہو، المہند کی حیثیت تبدیل کرنے کے لئے اس کے نام میں ردوبدل کرنے کے واقعات اکابرین [دیوبندی] کے بہت بعد کے ہیں، حضرات اکابرین کتاب کی موجودہ حیثیت (اصولی عقائد علماء دیوبند) اور موجودہ محرف شدہ نام سے بری الذمہ ہیں، اور ہم [مماتی دیوبندی] یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ اکابرین دیوبند کے متفقہ نام اور حیثیت میں تحریف کرنے کی وجہ سے تم [یعنی حیاتی دیوبندی] خود اکابرین [دیوبند] کے باغی اور اکابرین کے طرز فکر کو چھوڑ کر اکابرین پر عدم اعتماد کے مرتکب ہو۔ (المسلک المنصور صفحہ 260، 261 مکتبہ حسینہ اٹک)۔

اب اس پر ہم کیا تبصرہ کریں، بس قارئین کرام سے اتنی گزارش ہے کہ اس بیان کو پڑھنے کے بعد آپ خود فیصلہ کیجیے کہ دیوبندی حضرات جس کتاب کو علی الاطلاق اپنے عقائد بتلارہے ہیں اس کے بارے میں خود دیوبندی حضرات یہ چیلنج اپنے ہی دیوبندیوں کو کررہے ہیں کہ اگر اس کا یہ معنی مذکورہ بالا دیوبندی ثابت کردیں تو لاکھوں کا انعام خود دیوبندیوں ہی سے حاصل کرلیں۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اس کے نام ہی سے عوام الناس کو دھوکا دیا جارہا ہے۔ لہذا جس کے نام سے آج دیوبندی عوام الناس کو دھوکا دے رہے ہیں اس کے اندر کس قدر فریب کاری سے کام لیا ہوگا؟

۔۔۔۔۔۔: پھر یہی دیوبندی علامہ خضر حیات دیوبندی اپنے حیاتی دیوبندیوں کے ''تیسرے جھوٹ کی تحقیق'' کا عنوان قائم کرکے لکھتے ہیں کہ ''تیسری بات مناظر موصوف [یعنی حیاتی دیوبندیوں کے مناظر] نے یہ فرمائی ہے کہ المہند علی المفند عقائد علماء

دیوبند کی کتاب ہے، غرضیکہ ''المہند علی المفند'' کو علی الاطلاق عقائد علماء دیوبند کی کتاب قرار دینا صریح جھوٹ ہونے کے ساتھ علماء دیوبند سے بغاوت اور سب سے بڑی دشمنی ہے۔ (المسلک المنصو رصفحہ 256 مکتبہ حسینہ اٹک)۔

المہند کے رد میں علماء اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی کی طرف سے ''رادالمہند'' [علماء دیوبند کے مکروفریب] مناظر اسلام حضرت علامہ مولانا حشمت علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی اور اسی طرح دوسری کتاب ''التحقیقات'' حضرت صدرالافاضل مولانا محمد نعیم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمائی۔

......سنی مجرم اور وہابی بری الزمہ کیوں؟......

اب آپ ہی سوچیں کہ دیوبندیوں کی ایسی کتابیں جن سے خود علماء دیوبند وہابی بھی اختلاف کررہے ہیں، اگر ایسی کتابوں کے خلاف ہم سنی حنفی بریلوی یہ کہیں کہ ان میں ایسے ایسے عقائد ونظریات ہیں جو گستاخانہ، گمراہ کن، قرآن وحدیث اور سلف وخلف کے خلاف ہیں تو پھر ہمارا کیا قصور ہے؟ اور دیوبندی حضرات ہمارے خلاف شور شرابا کیوں کرتے ہیں؟ جب خود ان کے دیوبندی علماء ان کتابوں میں موجود درجنوں عقائد ونظریات، الفاظ ومعنی ہی سے اختلاف کرتے ہیں تو ہمیں کیا گلہ؟

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہوجاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کریں تو کوئی چرچا نہیں ہوتا

8 ......''ہفت مسئلہ'' حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ......

جب اہل سنت والجماعت حنفی بریلوی علماء اور دیوبندی علماء میں اختلافات بڑھا تو حضرت امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ جو کہ دونوں کے پیرو مرشد ہیں انہوں نے یہ رسالہ ۱۳۱۲ ہجری میں تحریر فرمایا، تاکہ اختلافات کو ختم کیا جاسکے لیکن دیوبندی علماء نے اپنے پیرو مرشد حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ کے اس رسالے کے ساتھ کیا سلوک کیا؟ خود دیوبندی علماء کی زبانی ملاحظہ کیجیے۔ دیوبندی مناظر وترجمانِ دیوبند محمد امین صفدر اکاڑوی دیوبندی اپنی کتاب میں رسالے ''فیصلہ ہفت مسئلہ'' کے بارے میں لکھتے ہیں کہ

......: **''احباب موقع بے موقع ہفت مسئلہ کا قصہ چھیڑ دیتے ہیں یہ رسالہ ۱۳۱۲ ہجری میں لکھا گیا۔ قطب الارشاد حضرت گنگوہی قدس اللہ سرہ نے یہاں تک فرمادیا کہ اسے حمام میں جھونک دو۔ (تجلیات صفدر جلد اول صفحہ ۵۰۹، مجالس حکیم الاسلام ص ۱۲۹)۔**

لاحول ولاقوۃ الاباللہ. معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! اگر اس رسالہ میں کوئی خلاف شرع احکام تھے تو ساتھ ساتھ اللہ عزوجل و رسول اللہ ﷺ کا ذکر مبارک بھی تو موجود تھا تو کم ازکم اِن ہی کا ادب واحترام بجالاتے ہوئے حمام میں ڈالنے کا حکم نہ دیتے۔ کیا یہ توہین نہیں؟

ایک بات اور عرض کرتا چلو کہ اکثر دیوبندی علماء کہہ دیتے ہیں کہ رسالہ ہفت مسئلہ ہم دیوبندیوں کے خلاف نہیں بلکہ ہمارے عقائد

ونظریات کے مطابق ہے لہذا اسنیوں [حنفی بریلوی علماء] کو اس سے کچھ فائدہ حاصل نہیں ہوسکتا۔اگر دیوبندی علماء کی یہ بات سچی ہے تو پھر جناب گنگوہی صاحب نے اس رسالہ کو حمام میں ڈالنے کا کیوں کہا؟

بعض دیوبندی کہتے ہیں کہ''ہم حاجی صاحب کے تصوف میں مقلد ہیں فقہ میں نہیں''تو جناب اس کا تو سیدھا سادہ مطلب یہ ہوا کہ حاجی صاحب کا تصوف غیر شرعی یعنی خلاف اسلام تھا اسی وجہ سے تو رد کیا جارہا ہے۔اور جب ایسا شخص جس کا تصوف خلاف شرع ہو اور اس کا رسالہ حمام میں جھونک ڈالنے کے لائق ہو [بقول گنگوہی] تو کیا ایسے شخص کو اپنا پیرو مرشد ماننا جائز ہے؟ اور ایسے شخص کی بیعت کرنے والے دیوبندی علماء و اکابرین کس طرح بری الزمہ قرار دیئے جاسکتے ہیں؟

9 ''شاہراہِ تبلیغ'' قاضی عبدالسلام خلیفہِ اشرفعلی تھانوی دیوبندی

علماء دیوبند کے حکیم الامت اشرفعلی تھانوی کے خلیفہ خاص ''قاضی عبدالسلام''خطیب جامع مسجد نوشہرہ ہیں۔قاضی عبدالسلام نے ایک کتاب تبلیغی جماعت کے رد میں''**شاہراہِ تبلیغ اور رسمی تبلیغ کی وضاحت**''تحریر کی۔

اس کتاب کے بارے میں خود دیوبندی حضرات کا بیان ہے کہ''شہرہ آفاق اصلاحی و علمی کتاب ہے جو آج سے تقریباً تیس ۳۰ سال قبل حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ کے خلیفہ اجل حضرت مولانا قاضی عبدالسلام نوشہرویؒ نے تصنیف فرمائی تھی، جو **پہلے ایڈیشن میں ایک ہزار طبع ہوئی لیکن بدقسمتی سے تبلیغیوں نے تقریباً وہ سارا ایڈیشن نذر آتش کردیا** اس کے بعد اب تک یہ کتاب ناپید تھی خوش قسمتی سے حضرت اقدس مفتی رشید احمد لدھیانویؒ کے متوسلین کی وساطت سے اس کا ایک مکمل نسخہ برآمد ہوا۔اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس وقت حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ اور دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سابق مفتی عام مفتی محمد فرید زرولی [اطال اللہ بقاءہ] اور حضرت مولانا حبیب النبی صاحب سجادہ نشین بیکی شریف صوابی نے اس کی تصویب فرمائی تھی، نیز یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ حضرت نوشہروی''صاحبِ کتاب شاہراہ تبلیغ''حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ سے عمر میں بڑے تھے''(آخری ٹائٹل پیج ،شاہراہ تبلیغ **مع احقاق الحق البلیغ فی ابطال ما احدثتہ جماعت التبلیغ** :یعنی موجودہ تبلیغی جماعت کی بعض خرافات کا علمی جائزہ۔ترتیب وتدوین: ابواسید محمد امان اللہ عمرزئی کاملپوری دامانی چھچھ اٹک خلیفہ مجاز: حضرت اقدس سید نفیس الحسینی شاہؒ۔تلمیذ رشید حضرت اقدس قطب الارشاد مولانا سید حامد میاں)۔

☆خلیفہِ تھانوی کی کتاب کو دیوبندیوں نے نذر آتش محض اس وجہ سے کیا کیونکہ قاضی صاحب نے انصاف کا دامن تھامتے ہوئے تبلیغی جماعت کی گمراہیوں ،بدعتوں اور خرافات کو کھل کر بیان کیا اور قرآن واحادیث کے مضبوط دلائل سے رد کیا۔

حق کو حق جان کر جو انجان رہتے ہیں

وہ دنیاں سے مثل ابوجہل جاتے ہیں

علماء اہل سنت و جماعت سے التجاء

اگر میری اس تحریر میں بتقاضے بشریت کسی قسم کی غلطی ہوگئی ہوتو اس کو میری ذاتی غلطی قرار دے کر علماء اہل سنت و جماعت اصلاح فرما سکتے ہیں۔انشاء اللہ عزوجل غلطی پر مطلع ہونے پر فوراً رجوع کرتا ہوا پائیں گے۔اس مضمون میں وہابیوں کی کتب کے حوالہ جات بہت احتیاط کے ساتھ نقل کیے گے ہیں لیکن بعض مقامات پر طوالت کے خوف سے مفہوم وخلاصہ بیان کیا گیا،تاہم کسی کو کچھ شک ہوتو اصل حوالہ پیش کیا جاسکتا ہے۔وما علینا البلاغ المبین

احمد رضا قادری رضوی سلطانپوری

nusratulhaq92@gmail.com